www.novelsclubb.com

السلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں،مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹاپیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

www.novelsclubb.com

شادی یا بربادی

بقلم

لائبہ سیّد

کہانی ہے ایک دیسی گھرانے کے رہنے والے نوجوان فیضی کی اور اس کی محبت ماہی کی۔ جن کی محبت ان کے باپوں کی دشمنی کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔

کہانی ہے نوال ہاشمی کی جو توقعات کا ایک ڈھیر لئے پیا گھر سدھارتی ہے مگر پھر اسے اپنے بگڑے ہوئے پیا کو ہی سدھارنا پڑتا ہے۔

www.novelsclubb.com

آغاز:

بلیک مہنگے تھری پیس میں، کلائی پر رولیکس کی گھڑی لگائے، کوٹ کو صوفے کی پشت پر پھیلائے اس وقت وہ اضطراب کی حالت میں آفس میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا۔ جیل سے سیٹ کئے گئے بال اب ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے۔

دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے، اس بات کا ڈر اسے ہولا رہا تھا۔ اگر اس نے انکار کر دیا تو؟ یہ وہ مرحلہ تھا جہاں سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ وہ اسے کسی قیمت پر نہیں کھو سکتا تھا۔ اسے پانے کے لئے اس نے صحیح غلط کے فرق کو بھلا دیا تھا۔ اچانک اپنے موبائل پر آنے والی کال پر وہ سوچوں کے بھنور سے نکلا، لپک کر فون اٹھایا۔ کالر آئی ڈی دیکھ کر اس نے بے تابی سے فون اٹھایا۔

"بولو کامران۔۔ کام ہو گیا؟"

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

اس کے لہجے میں بے چینی واضح تھی۔

"جی سر" کامران نے ڈرتے ہوئے جواب دیا، اس کا رعب ودبدبہ ہی اتنا تھا کہ دیکھنے اور سننے والا ایک دفعہ پناہ مانگتا۔

"یاد رکھنا اسے ایک کھروچ بھی نہیں آنی چاہیئے ورنہ میں تمہارا سر دھڑ سے الگ کر دوں گا" وہ خونخوار لہجے میں غرایا تو کامران کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے۔

"نن۔۔ نہیں سر میڈم بالکل ٹھیک ہیں" اس نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا مبادا کہیں وہ فون میں سے ہی اسے قتل نہ کر دے۔

"کسی عورت کو بھیجنا تھا اسے پکڑنے کے لئے۔۔ میں بالکل برداشت نہیں کر سکتا کہ میری ماہی کو میرے علاوہ کوئی مرد ہاتھ لگائے" لہجہ اب بھی چبھتا ہوا ہی تھا۔

"جی سر لیکن لیڈی کڈنیپرز آج کل شارٹ ہوئی ہیں کیونکہ آن لائن رائیٹرز انہیں ہائیر کرنا شروع ہو گئے ہیں، مگر آپ بے فکر رہیں میں نے

www.novelsclubb.com

تین چار تھان کپڑے کے اپنے ہاتھوں پہ باندھ کر ہی میم کو گاڑی میں ڈالا تھا،اور میم ویسے بھی بہت لائٹ ویٹ ہیں پھونک سے اڑتی ہوئی خود ہی گاڑی میں جا بیٹھی تھیں"کامران نے اسے ساری بات بتائی لیکن دل گھبرا بھی رہا تھا کہ کہیں اس کی میڈم کی شان میں گستاخی تو سرزد نہیں ہوگئی ورنہ اس کے سر نے تو اسے بھیک مانگنے کے قابل بھی نہیں چھوڑنا تھا۔

"اوکے میں پہنچ رہا ہوں"

فون بند کرتے ہی اس نے کرسی کی پشت سے اپنا کوٹ اُٹھایا اور باہر کی جانب چل دیا۔اس کا انگ انگ سرشار تھا۔اس نے جسے چاہا اسے پالیا۔۔یہ کیفیت ہی الگ تھی، محبت کو جیت لینے کی۔ماہی اس کی بچپن کی محبت تھی۔ان دونوں کا بچپن ایک ساتھ گزرا تھا۔نجانے اسے اس سے کب محبت ہوئی تھی۔ بچپن میں کھیل کے دوران جب ماہی کی ناک بہتی تھی، شاید اس ناک کو صاف کرتے وہ اس کی محبت کا شکار ہوا تھا، یا شاید تب جب وہ دونوں مل کر مٹی کھایا کرتے تھے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا،اس محبت میں شدت آتی گئی۔ مگر اپنے اور ماہی کے باپ کے درمیان کی چپقلش

www.novelsclubb.com

سے بھی وہ واقف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں ان کی شادی کے لئے کبھی راضی ہیں ہوں گے۔ مگر وہ اپنی بچپن کی محبت کو اس چپقلش کی نظر نہیں کر سکتا تھا۔ اسی لئے آج بہت سوچ بچار کے بعد اس نے اسے اغوا کر کے اس سے نکاح کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

فیضی گروپ آف انڈسٹریز کی بلند و بالا عمارت سے باہر قدم نکالتے ہوئے اب اس کا رخ پارکنگ کی جانب تھا۔ اس کے پہنچتے ہی مؤدب کھڑے ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ اب اس کا رخ اپنے فارم ہاؤس کی جانب تھا۔ گزرتا ہوا ہر لمحہ اس کی دھڑکنیں تیز کر رہا تھا

"گاڑی تیز چلاؤ" اس کے حکم پر ڈرائیور نے تابعداری سے سر ہلا کر گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی۔

www.novelsclubb.com

موبائل نکال کر اس نے کامران کو کال ملائی

"نکاح خواں کا بندوبست ہو گیا؟"

"جی سر اور گواہان کا بھی"

www.novelsclubb.com

کامران کے جواب پر وہ مطمئن ہوتا اسے ٹھیک ہے کہتا کال کاٹ کر سیٹ کے ساتھ سر ٹکاتا، آنکھیں موند گیا۔

فارم ہاؤس پہنچتے ہی اس نے بے تابی سے قدم باہر نکالے اور لاؤنج میں پہنچا جہاں نکاح خواں اور گواہان موجود تھے۔

"میڈم کہاں ہیں؟" اس نے کامران سے استفسار کیا

"سر وہ اوپر کمرے میں ہیں" اس کے کہنے کی دیر تھی کہ اس نے قدم اوپری منزل کی طرف بڑھائے۔ دروازہ کھولتے ہی اس نے کمرے میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی مگر وہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر ماہی جو بیڈ کے پاس نیچے زمین پر بیٹھی رونے میں مصروف تھی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور وہاں فیضی کو کھڑا دیکھ کر وہ بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی۔

"فففف۔۔ فیضی پلیز مجھے یہاں سے لے چلو۔۔ پتہ نہیں یہ کون لوگ ہیں۔۔ پلیز مجھے گھر لے چلو" وہ روتے ہوئے اسے کہنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اچانک ماہی کے سامنے آجانے پر فیضی نے سکھ کا سانس لیا، مگر اسے روتے دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ جبھی اسے کندھوں سے تھام کر بیڈ تک لایا اور اسے پانی کا گلاس دیا۔

"یہ لو۔۔۔ پانی پیو۔ اور میری بات دھیان سے سنو۔ تم جانتی ہو نا کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔ اور تم اپنے اور میرے ڈیڈ کی دشمنی کے بارے میں بھی جانتی ہو۔۔ اود تم یہ بھی جان لو کہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔ ہمارے پیرنٹس ہماری شادی کبھی نہیں ہونے دیں گے۔ اور میں تمہیں کسی قیمت پر نہیں کھو سکتا، اس لئے ہم آج ابھی اور اسی وقت نکاح کریں گے، جس کے لئے تم خوشی خوشی راضی ہو جاؤ گی۔ ٹھیک ہے؟" اسے کسی بچے کی طرح بہلاتے ہوئے بولا جبکہ ماہی ہونق بنی اس کی باتیں سن رہی تھی۔

"دیکھو فیضی یہ غلط ہے۔ میں بھی تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔ لیکن میں اپنے پاپا کو دھوکہ نہیں دے سکتی تم پلیز ایسا مت کرو۔"

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

اس کی ہٹ دھرمی کو دیکھ کر فیضی اس کے قریب ہو کر اسے سمجھانے لگا مگر اسے کہیں دور اپنے نام کی پکار سنائی دی جسے اس نے نظرانداز کیا جبکہ وہ پکار اب بلند ہونے کے ساتھ ساتھ قریب تر بھی ہوتی جا رہی تھی۔ جیسے ہی اس نے ماہی کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑنا چاہا وہ پانی میں نہا چکا تھا۔اس نے سر اٹھا کر کچھ دیکھنے کی کوشش کی مگر منظر بدل چکا تھا۔

"فیض دین۔۔او فیض دین شرافت سے اٹھ جا ورنہ اب کی بار میں جوتا اتار لوں گی"

نیند میں اپنے اوپر پانی گرنے سے اس کی نیند ٹوٹی تھی،اس پر ستم یہ کہ اس کا اتنا سہانا سپنا بھی ٹوٹ چکا تھا۔اپنے سر پر پانی کا جگ لئے کھڑی اپنی ماں کو دیکھ کر اسے اتنا غصہ نہیں آیا تھا جتنا اس کے طرزِ تخاطب پر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اماں میں نے آپ کو کتنی دفعہ کہا ہے مجھے اس نام سے نہ پکارا کریں۔اس نام کو سن کر مجھے ایک دھوتی پہنے ہوئے لمبی لمبی مونچھوں والے آدمی کا الہام ہوتا ہے۔اللہ جانے انیسویں صدی کی کونسی فلم دیکھ کر آپ نے میرا نام رکھ دیا" وہ شدید جھنجھلایا ہوا تھا۔سہانے سپنے کے ٹوٹنے کا درد جا سویا تھا

www.novelsclubb.com

اوراس کی جگہ اب ایک بظاہر نئے مگر قدیم درد نے لے لی تھی۔اس وار پر ہر بار کیطرح اس کے زخم ادھڑے تھے۔

"بس بس اتنا پیارا نام تو ہے فیض دین۔سلطان راہی کا نام تھا ایک فلم میں فیض دین،اور تجھے تو پتہ ہی ہے کریش تھے وہ میرے۔اور ویسے بھی الٹے نام لینے سے گناہ ہوتا ہے۔جاب جلدی دہی لیکر آ تیرے ابا ناشتے میں کھائیں گے۔"نفیسہ بیگم نے ڈپٹتے ہوئے کہااور ساتھ ہی اپنے "کریش" کی داستان بھی سنادی

"ایسے کرش کا کریش ہونا ہی بنتا ہے "فیض دین نے دل ہی دل میں کہا

"ہاں الٹے نام لینا گناہ ہوتا ہے لیکن ایک خوبرو،جوان، حسین لڑکے کو اس نام سے بلانا گناہ نہیں ہے؟میرا نام فیض دین رکھ کر اللہ جانے آپ نے اور ابا نے مجھے میرے کونسے ناکردہ گناہ کی سزادی ہے "بڑبڑاتا ہوا وہ چارپائی سے اٹھا۔

"چل ماں کو نہ سکھا اور جلدی جا دہی لیکر آ نہیں تو تیرے ابا غصہ ہوں گے "

www.novelsclubb.com

"جارہاہوں" چپل اڑستے اس نے صحن میں بنے اجتماعی غسل خانے کا رخ کیا۔کچھ دیر بعد وہ ہاتھ سے منہ خشک کرتا باہر نکلا۔کمرے کے دروازے پر لٹکے تولیے کو اٹھا کر ایک دفعہ پھر منہ خشک کیا۔کمرے میں عجیب پر اسرار سی خاموشی تھی۔ تجسس کے تحت اس نے کمرے کے دوسرے بند پٹ کو ذرا سا وا کیا اور اندر جھانکا تو شفیق صاحب پیسے گننے میں مصروف تھے۔دروازہ کھلنے پر دروازے کیطرف دیکھا اور وہاں چوروں کی طرح جھانکتے فیضی کو دیکھ کر انہوں نے تگڑی گھوری سے نوازا۔ان کے خطرناک تیور دیکھ کر فیضی صاحب بوکھلاتے ہوئے پلٹے اور سوچنے لگے کہ اس غیض و غضب کی پیکر شخصیت کو وہ اپنے خواب میں "ڈیڈ" کہہ رہا تھا۔سوچ کر ہی جھرجھری لی اس نے۔۔

www.novelsclubb.com

دہی لینے جب وہ گھر سے نکلا تو حسبِ معمول وہ اپنے گھر کی بالکنی میں کھڑی اس کا ہی انتظار کر رہی تھی۔دونوں ہی نظریں ملیں تو لبوں کو ایک مسکان نے چھوا۔لیکن شاید اسے اندر سے کسی نے آواز دی تھی جو وہ پلٹ چکی تھی۔اس نے بھی قدم دہی کی دکان کی طرف بڑھائے۔دہی لینے جاتے

www.novelsclubb.com

ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ کاش ماہی سے "نکاح" کرنا اتنا آسان ہوتا جتنا اس نے رات خواب میں دیکھا تھا۔یہ خرافات بھی اس لئے آئی تھیں کیونکہ کل ہی اس نے ایک ناول پڑھا تھا جس میں ہیرو صاحب نہایت آسانی سے ہیروئن کو اغواہ کر کے اس سے نکاح کرتا ہے۔وہ بھی یہی سوچتا ہوا سو یا تھا اور اپنے خیالوں کو خوابوں کی دنیا میں حقیقت بنتے دیکھا تھا اس نے۔

"آہ۔۔کاش زندگی ناولز جتنی آسان ہوتی"

"میر ما۔۔نی او میر ما۔۔ارے سن لے مجھ بڑھیا کی بھی"

"آئے ہائے کون سنتا ہے مجھ بوڑھی جان کی" پہلا جملہ ذرا اونچی آواز میں جبکہ دوسرا بڑبڑاہٹ میں ادا کیا۔

مہرماہ جو بالکنی میں کھڑی فیضی کو دیکھ رہی تھی۔دادی کی آواز پر اندر آئی مگر ان کا طرزِ تخاطب۔۔۔اف

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"دادی میں نے آپ کو کتنی دفعہ کہا ہے کہ میرا نام مہرماہ ہے۔۔مہرماہ" وہ ٹھہر ٹھہر کا لفظ پیستے ہوئے بولی

"اگر آپ سے نہیں بولا جاتا تو پلیز مجھے ماہی کہہ لیا کریں۔لیکن میر مانہ کہا کریں پلیز" وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے التجاء سے بولی

"ارے چپ کر۔۔ لگتی کچھ ماہی کی۔۔" دادی نے اپنی کھونڈی کو ہوا میں مار کر جلال سے کہا

"یہ فلموں،ڈراموں کی دیوانی تیری ماں ناجانے کس واہیات ہیروئن کو دیکھ کر تمہارا نام رکھ دیا۔اتنا فلمی نام۔۔استغفراللہ استغفراللہ۔۔" دادی نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگائے

"ویسا تیرا باپ۔۔جورو کا غلام۔ہونہہ۔۔میں نے کہا تھا کہ تمہارا نام "گلشن بی بی" رکھوں گی مگر ماں کی کون سنتا ہے۔بیوی کے سامنے منہ میں دہی جما کے بیٹھ گیا۔ماں کی بات کو اہمیت کون دیتا ہے بھیا بیوی کے سامنے۔۔چل جا چائے کا کپ بنا کے لا اور ساتھ پاپے بھی لانا۔۔میٹھے

www.novelsclubb.com

والے۔۔اور جاتی جاتی پان دان پکڑاتی جا" قدسیہ بیگم نے اپنا ازلی دکھ بتایا اور میٹھے پاپے پر زور دیا کیونکہ ان کی شوگر کی وجہ سے انہیں میٹھا کھانے کو کم ہی دیا جاتا تھا۔

جبکہ ماہی تو اپنا نام "گلشن بی بی" تصور کر کے جھرجھری کے اٹھی۔۔

"اس سے بہتر تو میر ماہی ہے" اس نے سوچا اور چائے بنانے چل دی۔

کچن میں کھڑی وہ اپنے اور فیضی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔وہ دونوں بچپن سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔دونوں کا بچپن ایک ساتھ گزرا تھا۔اور یہ ساتھ آہستہ آہستہ محبت میں ڈھل چکا تھا۔مگر ان کے باپوں کی لڑائیاں۔۔۔افف۔۔

یہ وہ مقام تھا جہاں وہ دونوں آکر مایوس ہو جاتے تھے۔کیا ہی اچھا ہوا گر شفیق چچا اور ابا اپنی لڑائیاں ختم کر دیں۔ابھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ باہر سے آوازیں آنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"میں کہتا ہوں چھوڑو مجھے "افضل صاحب (مہرماہ کے والد) لوگوں سے اپنا آپ چھڑواتے ہوئے شفیق صاحب پر چیخے

"میں تو تم لوگوں کی بھلائی کے لئے ہی اس جیسے سے بحث کر رہا ہوں۔۔مہنگی چیزیں بیچتا ہے یہ کافر لوگوں کو "افضل صاحب پوری طاقت سے چیخے

"لگتا ہے ابا اور چچا کی پھر سے لڑائی ہو گئی ہے "ہم کلامی کرتی وہ چولہا بند کر کے باہر کو بھاگی۔

"ارے میں تو چل مہنگا بیچتا ہوں۔۔تو؟؟ تو تو مقدار بھی کم تولتا ہے۔اور مجھے کیا کافر کہہ رہا ہے، تو خود جہنمی ہے جہنمی۔۔تیری کی ہوئی ایک ایک بد دیانتی تیری قبر میں بچھوؤں اور سانپوں کا اضافہ کر رہی ہے "شفیق صاحب نے بھی حساب برابر کیا۔

"ابا۔۔ابا کیا ہو گیا ہے آپ کو چلیں اندر چلیں۔۔دیکھیں سب لوگ ہمیں ہی دیکھ رہے ہیں "مہرماہ نے ایک نظر ارد گرد جمع ہوئے لوگوں کو دیکھا جو

www.novelsclubb.com

معمول کی طرح آج بھی اس لائیو شو کو انجوائے کر رہے تھے اور پھر افضل صاحب کو کھینچ کر گھر لے جانے کی کوشش کی۔

"ارے میں کیوں جاؤں اندر۔۔یہ انسان میرے گاہکوں پر سانپ بن کر بیٹھا ہے۔۔میری دکان کے گاہکوں کو بھی اپنی دکان کیطرف لے جاتا ہے ورغلا کر" افضل صاحب نے اپنا بازو مہرماہ کی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے کہا

"تو لوگوں کو جہاں اپنا فایدہ نظر آئے گا لوگ وہیں جائیں گے۔اور ویسے بھی میری دوکان تمہاری دوکان سے زیادہ پرانی ہے۔۔میرا تجربہ زیادہ ہے تم سے" شفیق صاحب نے اتراتے ہوئے کہا

مہرماہ اب پریشانی اور بےزاری سے ارد گرد لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔اتوار ہونے کی وجہ سے بچے بھی اس لائیو فلم سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"پرانی تو ایسے کہہ رہا ہے جیسے سو سال پرانی ہو۔۔پندرہ منٹ کا فرق ہے ہماری دکانوں میں۔۔میری دوکان کا سامان پندرہ منٹ لیٹ آیا تھا۔ان

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

پندرہ منٹ میں کونسا تجربہ حاصل کر لیا تم نے؟" افضل صاحب نے ہاتھ نچاتے ہوئے دانت پیس کر پندرہ منٹ کہا

فیضی جو دہی لیکر گھر آ رہا تھا محلے میں لگے رش کو دیکھ کر بھاگتا ہوا آیا اور حسبِ معمول آج بھی اس کے ابا حضور اس کے کبھی نہ ہونے والے سسر صاحب کے ساتھ گفتو و شنید میں مصروف تھے۔

"ابا گھر چلیں پلیز۔۔" اس نے التجائی انداز میں کہا۔ ساتھ ہی ایک نظر ماہی کو دیکھا جو اس ساری صورتحال سے پریشان سی کھڑی تھی۔

"ارے بند کرو یہ روز کا ڈرامہ اور چلو اپنے اپنے گھر۔ عجیب تماشا لگا لیتے ہو دونوں روز ہی۔ بچے ہو؟؟ آمنے سامنے دکانیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ لڑ لڑ کر مر جاؤ۔ مل جل کر بھی کام کر سکتے ہیں۔ جو گاہک تمہاری قسمت کے ہیں وہ تمہاری دکان پر ہی آئیں گے۔ کوئی کسی کا رزق نہیں چھین سکتا۔ چلو اب سارے اپنے اپنے گھر" اس سے پہلے کے شفیق صاحب جوابی کارروائی کرتے محلے کے ایک باریش بزرگ نے دونوں کو چپ کروا دیا۔ سب لوگ آہستہ آہستہ اپنے اپنے گھروں کو چل دیے۔ اتوار ہونے کہ

www.novelsclubb.com

وجہ سے بچے بھی اپنے اپنے گھروں سے نکل کر اس شو سے لطف اندوز ہونے آئے تھے اب باباجی کے ڈانٹنے پر منہ بسورتے گھروں کو چل دیے۔ جیسے کسی کا پسندیدہ شو چل رہا ہو اور اچانک لائٹ بند ہو جائے۔ فیضی اور ماہی نے ایک بے بس نظر ایک دوسرے پر ڈالی۔

تو یہ تھی فیصل آباد کے رہنے والے فیض دین عرف فیضی اور مہرماہ عرف میرماکی کہانی۔ فیضی شفیق صاحب اور نفیسہ بیگم کی اکلوتی اور لاڈلی (استغفر اللہ) اولاد۔25 سالہ فیضی نے سافٹ ویئر انجینئرنگ کر رکھی ہے اور پچھلے دو سال سے فیصل آباد میں ہی کئی چھوٹی موٹی نوکریاں کر چکا ہے۔ ہر نوکری کے چھوڑنے پر اسے اپنے ابا کی طرف سے لعنت اور پھٹکار کا ایک نیا سیزن قسط وار موصول ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس بات پر بھی ایک لیکچر مل جاتا ہے کہ "کس نے کہا تھا یہ بے کار کی ڈگری کے پیچھے 4 سال ضائع

www.novelsclubb.com

کرے۔ماسٹرز کر کے کسی سر کاری سکول میں ماسٹر لگتا تو آج سر کاری نوکری کا مالک ہوتا"

"آہ دیسی ماں باپ اور ان کی "سر کاری نوکری" کے لیے محبت"

آج کل بھی وہ نوکری سے مرحوم ہی ہے اسی لئے اپنے ابا کی نظروں میں کسی نوکیلے پتھر کی طرح چبھ رہا ہے۔ فیضی صاحب کا پسندیدہ مشغلہ ناول پڑھنا ہے۔اب تک کئی قسم کے ناول محترم پڑھ چکے ہیں اور ہر رات ناولستان کی سیر کو اپنی ماہی کے ہمراہ نکل جاتے ہیں۔وہ اکثر یہ سوچتا کہ ناول میں ہیرو کیسے اتنا رعب بنا لیتے ہیں کہ ہر کوئی ان سے ڈرتا ہے، یہاں تک کے باپ بھی۔اور ایک اس کا باپ،،ان کے دیکھنے کا انداز ہی ایسا ہے کہ سامنے والے کو آدھا دل کا دورہ پھیپھڑوں سے سلام کر کے واپس جائے۔

www.novelsclubb.com

یہ تو بھلا ہو ان خوابوں کا جو انسان کو ان لوگوں سے بھی ملوا دیتے ہیں جن سے حقیقت میں ملنا ناممکن ہوتا ہے۔انسان ان پلوں کو حقیقت سمجھ کے انجوائے کر لیتا ہے، چند ثانیے کے لئے ہی سہی۔۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف ہے 20 سالہ مہرماہ، افضل صاحب اور عالیہ بیگم کی اکلوتی اولاد، اسی سال بی اے پاس کیا ہے اور فلحال گھر میں ہی ہوتی ہے۔

افضل صاحب اور شفیق صاحب کی لڑائی اس دن شروع ہوئی جس دن شفیق صاحب نے اپنے محلے میں کریانے کی دکان بنانے کا سوچا اور اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے سامان بھی منگوالیا۔ مگر یہ کیا؟؟

ابھی وہ اپنی دکان کا سامان سیٹ ہی کر رہے تھے کہ اپنی دکان کے بالکل سامنے ایک ٹرک کھڑا دیکھ کر حیران ہوتے سامان چھوڑ کر باہر آئے اور دیکھا تو افضل صاحب بھی دکان کا سامان ٹرک سے ان لوڈ کر رہے تھے۔ ایک لمحے کے لئے ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران ہوئے اور پھر ان کے اندر کا ایک دکاندار جاگا۔۔

www.novelsclubb.com

"اگر اس کی دکان بھی میری دکان کے سامنے بن گئی تو یہ تو میرے سارے گاہک اپنی طرف لے جائے گا" ویسے بھی دو دکاندار آپس میں دشمن ہی ہوتے ہیں اگر ان کی دکانیں آمنے سامنے ہوں۔۔

www.novelsclubb.com

افضل صاحب کو یہ لگتا تھا کہ شفیق صاحب نے ان کیطرف دیکھ کر ضد میں دکان کھولی ہے اور کچھ ایسی سوچ ہی شفیق صاحب کی تھی۔افضل صاحب کی زندگی کے وہ 15 منٹ جب ان کا سامان شہر کی ٹریفک میں پھنس گیا تھا، کبھی نہیں بھولتے۔اگر وہ ٹریفک میں نہ پھنستے تو آج ان کی دکان پہلی دکان ہونے کا شرف حاصل کرتی۔

بے شک دونوں دکاندار بہت اچھا کمارہے تھے لیکن ہمیشہ ایک دوسرے سے برتری لینے کے لیے نئے سے نئے حربے استعمال کرتے،اور جیسے کہ مشہور ہے کہ "دو بندروں کی لڑائی میں فایدہ ہمیشہ بلی کا ہوتا ہے" کچھ ایسا ہی یہاں ہو رہا تھا۔دونوں ہمیشہ چیزیں رعایت پر دیتے تاکہ گاہک لالچ میں میری دکان پر آئیں۔اور گاہکوں کے چکر میں رعایت دیتے دیتے وہ اپنا نقصان کروالیتے۔

دکان کھولنے سے پہلے دونوں خاندانوں میں کوئی دشمنی نہیں تھی۔نفیسہ بیگم اور عالیہ بیگم دونوں ایک ہی محلے کی تھیں اور دوستیں تھیں،اور فلموں کی دیوانیاں تھیں،اسی لئے دونوں کے بچوں کے نام فلموں سے متاثرہ

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

تھے۔ مگر اس چپقلش کے بعد تو جیسے شفیق صاحب اور افضل صاحب نے ایک دوسرے کا نام لینا بھی حرام سمجھ لیا تھا۔ اور اس دشمنی کا سب سے زیادہ اثر ماہی اور فیضی کی دوستی پر پڑا تھا۔ دونوں صاحبان نے اپنی اپنی اولاد پر سانگ والے گھر کی طرف دیکھنا بھی حرام کر دیا تھا۔ مگر وہ دونوں تھے تو "دیسی بچے" ہی اور دیسی والدین جتنی پابندیاں اپنی اولاد پر لگاتے ہیں ان کی اولاد اتنی ہی "جگاڑو" بن جاتی ہے۔ ادھر بھی یہی سین تھا۔ اپنے باپ کی آنکھ میں دھول جھونک کر وہ دونوں اپنی دوستی کو پروان چڑھاتے رہے اور یہ دوستی کب محبت میں بدلی دونوں کو ہی خبر نہ ہوئی۔

"کیا ضرورت تھی آپ کو صبح صبح ہی تماشہ لگانے کی" عالیہ بیگم نے گھر میں داخل ہوتے افضل صاحب کو دیکھ کر افسوس سے کہا

"ابا کو تو شوق ہے دن میں 3،4 ایسے لائیو سیشن دکھانے کا" ماہی نے تپتے ہوئے جواب دیا افضل صاحب نگاہ چرا گئے۔ ماہی اب سر جھٹکتی کچن میں چلی گئی۔ چائے لیکر جب وہ دادی کے کمرے میں پہنچی تو دادی حضور ہینڈ فری

www.novelsclubb.com

کان میں لگائے مست ہو کر یوٹیوب پر گھٹنوں کے تیل کی کوئی نئی ریسپی دیکھ رہی تھیں۔۔نیچے ہونے والے سارے ڈرامے سے وہ شاید نہیں یقیناً بے خبر تھیں۔انہیں ماہی کی آمد کا بھی پتہ نہیں چلا تھا۔یہ فون بھی پچھلے سال ماہی نے ہی قدسیہ بیگم (دادی) کو دیا تھا۔پہلے پہل تو انہیں استعمال کرنا ہی نہ آیا اور ماہی کو شوق تھا کہ میری دادی بھی کول ہوں۔دنیا جہان کی ایپ ڈاؤن لوڈ کر کے دیں۔اور اب جب دادی کو موبائل استعمال کرنا آچکا تھا(بقول ان کے ورنہ اپنے سے پچھلی تیسری جنریشن کو موبائل سکھانا کس قدر جان جوکھوں کا کام ہے یہ کوئی نہیں جانتا)کچھ ایسا ہی ماہی کے ساتھ بھی ہو رہا تھا۔اگر لائٹ چلی جاتی اور وائی فائی بند ہو جاتا تو دادی کو سکرین پہ پھدکتا ہوا وہ "پبّو" (کارٹون جو آف لائن ہونے کی نوٹیفیکیشن دیتا ہے) نہایت زہر لگتا جس نے ان کے اچھے خاصے چلتے ہوئے ڈرامے میں ٹانگ اڑا دی۔اب موبائل کا ایسا نشہ لگا تھا کہ دادی وائی فائی کے بغیر دو منٹ بھی نہیں گزار سکتیں۔پہلے پہل تو دادی کو ٹوٹیوں (کیا مطلب نہیں سمجھے؟؟ارے بھئی ہینڈ فری کو پنجابی اور دیسی گھرانوں میں ٹوٹیاں یا پھر

www.novelsclubb.com

لپیاں کہا جاتا ہے) سے الجھن ہوتی تھی، مگر پھر ٹوٹیوں کا بھی ایسا نشہ لگا کہ ہر دو دن بعد اس کی ایک سائیڈ خراب ہو جاتی اور پھر شامت آتی ماہی کی ہینڈ فری کی۔انسٹا اور فیسبک پر بھی دادی جان پائی جاتی ہیں، "دادی کول" کے نام سے ماہی نے آئی ڈی بنا کر دی تھی خود اپنے ہاتھوں سے اور زندگی میں اسے کسی چیز کا اتنا دکھ نہیں جتنا دادی کو موبائل سکھانے کا ہے۔اتنا موبائل آج کل کے بچے نہیں استعمال کرتے جتنا کل پرسوں کے بوڑھے۔

"بھئی جس نسل کی ایجاد ہو اس نسل پر ہی جچتی ہے" اس سارے واقعے سے یہ سبق ضرور سیکھا تھا ماہی نے۔

"دادی چائے لے لیں کب سے لیکر کھڑی ہوں آپ کے سر پر چھوڑ دیں اب اس موبائل کی جان" بالآخر ماہی نے دادی سے کہہ ہی دیا مگر یہ کیا۔۔۔کہا نہیں بلکہ خود جا کر کلہاڑی پر پاؤں مارا ہے۔دادی نے ایک جھٹکے سے کانوں سے ٹوٹیاں نکالیں اور "کڑک" کی آواز کے ساتھ پرسوں 150 روپے کی لائی ہوئی پیپوں کی ایک سائیڈ شہید ہو چکی تھی۔دادی کے غضب ناک تیور دیکھ کر ماہی کو فی الفور اپنی غلطی کا احساس ہوا اب اس کا دماغ تیزی

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

سے کوئی ایسی بات ڈھونڈ رہا تھا جسے سن کر دادی کی توپوں کا رخ ماہی کیطرف سے ہٹ کر اس بات کی طرف ہو جائے۔ مگر فلحال ایسا کچھ ذہن میں نہیں آیا۔ بلقیس بیگم کی طرف سے بھی نہیں (ان کے محلے کی ہی ایک عورت جس سے دادی کی بالکل نہیں بنتی)۔اچانک اسے ابا کی لڑائی کا خیال آیا۔

"نکال لیں ان ٹوٹیوں کو کانوں سے میری پیاری دادی اور چائے پی لیں ٹھنڈی ہو رہی ہے، اور آپ کو پتہ ہے ابھی نیچے کیا ہوا؟" پہلے لہجہ مسکاتا ہوا جبکہ آخر میں پر تجسس بنایا۔

"آپ کو کیسے پتہ ہو گا، آپ تو ہینڈ فری لگا کر بیٹھی تھیں" افسوس زدہ لہجے میں کہا گیا جیسے پتہ نہیں قدسیہ بیگم نے کتنی اہم شے گنوا دی ہو۔

"اب پھوٹ بھی پڑو منہ سے کچھ یا پھر اداکاری ہی کرنی ہے وہ بھی سستی" دادی جان صبر کے معاملے میں ذرا ہلکی واقع ہوئیں۔

"ابا اور شفیق چچا پھر لڑ پڑے صبح صبح، اتنا چیخے ایک دوسرے پر، سارا محلہ اکٹھا ہو گیا تھا دادی اور پتہ ہے وہ بلقیس،، وہ ایسے منہ پر کپڑا رکھ کر ہنس رہی تھی

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

اور کچھ کہہ بھی رہی تھی منہ بسور کر" باقاعدہ بلقیس بیگم کی نقل اتار کر رپورٹ پہنچائی گئی

"اس جاہل بلقیس موٹی کی اتنی جرآت" بلقیس کے سامنے اپنی بے عزتی کہاں برداشت ہوئی قدسیہ بیگم سے

"دنیا تو ہنسے گی ہی دادی، اپنے بیٹے کو سمجھائیں کچھ، اتنے بڑے ہو گئے ہیں اور بچوں والی عادتیں ابھی تک نہ گئیں، کیا ضرورت تھی صبح صبح چچا سے لڑنے کی"

"میری تو اولاد ہی ناکارہ ہے، کسی کام کی نہیں، میرے دشمنوں کے سامنے میری دو کوڑی کی عزت نہیں رہنے دی" دادی کو رہ رہ کر منہ پر کپڑا رکھ کر ہنستی بلقیس کا چہرہ نظر آرہا تھا۔

"چلیں دادی دفعہ کریں اور چائے پئیں آرام سے"

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"ابا میں نے اتنی دفعہ کہا ہے کہ بند کر دیں یہ محلے کی دکان اور مین روڈ پر سٹور کھول لیتے ہیں لیکن آپ کی سمجھ میں نجانے کیوں نہیں آتا۔۔ کیا ملتا ہے آپ کو روز روز یہ ڈرامے لگا کر" فیضی نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ شفیق صاحب کا پارہ جو پہلے ہی ہائی تھا اب تو ضبط کی آخری حدود کو چھونے لگا۔

"مین روڈ پر سٹور مجھے بیچ کر بنا لو۔۔ پیسے درختوں پر لگتے ہیں جو میں مین روڈ پر سٹور کھول لوں۔۔ خود تو موصوف ہٹے کٹے ہو کر باپ کے پیسوں پر پل رہے ہیں اور مجھے مشورے دے رہے ہیں کہ میں اچھی خاصی دکان کو بند کر دوں۔۔ اور میں دکان بند کر دوں تاکہ دشمن یہ سمجھیں کہ میں اس سے ڈر گیا ہوں "شفیق صاحب نے پھر اس بے روزگاری کا طعنہ دیا تو فیضی کو احساس ہوا کہ "جب بے روزگار ہوں تو بڑے جو کہیں اسے مان لینا چاہیے، ورنہ دنیا میں ہونے والے ہر الٹے کام کے زمہ دار آپ ہوں گے "۔

www.novelsclubb.com

"سلام علیکم "اپنی ماں کی گھوریوں کو نظر انداز کرتی ہوئی دائیں ہاتھ کو اوپر اٹھا کر سر تک لیجاتے ہوئے نہایت ڈھیلے انداز میں سلام کرتے ہوئے وہ ڈائننگ ٹیبل کی چیئر گسیٹ کر بیٹھ گئی۔عباس صاحب نے ایک نظر بیٹی کا انداز دیکھا اور پھر بیگم کی گھوریوں کو دیکھ کر مسکراہٹ چھپا گئے۔

"کوئی شرم حیا ہے تم میں کہ نہیں،ابھی کل تمہارا رشتہ طے ہوا ہے، کچھ دنوں تک شادی ہو جائے گی اور یہ کوئی طریقہ ہے" عذرا بیگم حسبِ معمول اس پر چڑھ دوڑیں۔ مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی تھی، "نوال ہاشمی" ڈھیٹوں کی سردار، لمبی زبان والی (بقول عثمان کے)۔ڈھٹائی کے ساتھ ناشتہ کرنے لگی۔

"امی میں تو کہتا ہوں شادی کرنے سے پہلے اسے کچھ سکھا دیں ورنہ یہ اپنے سسرال میں بھی آپ کی انسلٹ ہی کروائے گی" پراٹھے کا نوالا منہ میں رکھتے عثمان نے بہت مفید مشورہ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"تم اس وجہ سے جل رہے ہو نا کہ میں چھوٹی ہوں اور میری شادی تم سے پہلے ہو رہی ہے، جبکہ تمہاری شادی کے ابھی دور دور تک کوئی چانس نہیں ہیں" نوال نے جل کر اپنے سے 3 سالہ بڑے بھائی کو دیکھا۔

"اماں اس کو کہیں دور پھینکنا تھا یار کہاں یہ شادی کے بعد بھی ہمارے سروں پر ہی سوار رہے گی" عثمان کو تو یہی بات کھائے جا رہی تھی کہ وہ شادی کے بعد بھی ان کے سروں پر ہی مسلط رہے گی

"کیوں بھئی تمہارا کیا خیال ہے کہ میرے جانے کے بعد تم اور تمہاری بیگم اس گھر پر راج کریں۔ نا جی نا۔ میں تو اسی شہر میں رہوں گی، ایک پاؤں سسرال میں ایک میکے میں، اس گھر کا کنٹرول بھی اپنے ہاتھ میں رکھوں گی" اس نے اپنے نادر مشورے سے سب کو آگاہ کیا

www.novelsclubb.com

"شرم تو نہیں آتی تمہیں نوال بڑے بھائی سے اس طرح بات کرتے ہوئے اور گھر کے کنٹرول کو چھوڑو اپنی اس 2 فٹ لمبی زبان کو کنٹرول کرو" عذرا بیگم نے پھر اسے گھر کا

www.novelsclubb.com

"اس کو رخصت کرتے وقت اس کے شوہر کو اپنا خیال رکھنے کا ضرور کہیے گا امی" عثمان کے جملے پر وہ پھر سلگی اور اب کی بار عباس صاحب نے معاملہ ختم کیا۔

"اچھا اب بس، چپ چاپ ناشتہ کریں سب"

عباس صاحب اور عذرا بیگم کی 2 اولادیں ہیں۔ بڑا بیٹا عثمان جو کہ ایک بینک مینیجر ہے اور اس سے چھوٹی 22 سالہ نوال۔ نوال گریجویشن سے اسے سال فارغ ہوئی ہے۔اور ہر پاکستانی ماں کیطرح عذرا بیگم کو بھی اس کی شادی کی فکر لاحق ہو گئی۔ایک جاننے والی کے توسط سے ایک بہت اچھا رشتہ دیکھا تھا۔لڑکا خوبصورت تھا اور ایک بہت اچھی ملٹی نیشنل کمپنی میں بہت اچھے عہدے پر فائز تھا۔

www.novelsclubb.com

کل ہی وہ لوگ بات پکی کر کے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"عباس ان لوگوں کو کیا تاریخ دینی ہے شادی کی؟" رات کو ساری کام نپٹا کر عذرا بیگم کمرے میں آئیں تو عباس صاحب کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔

"دیکھ لیں آپ جو آپ کو مناسب لگے، تیاریاں وغیرہ تو آپ خواتین نے ہی کرنی ہیں" عباس صاحب نے بے پروائی سے کندھے اچکا دئے

"وہ تو ہے، میں سوچ رہی تھی کہ اسی مہینے کی کوئی تاریخ رکھ لیتے ہیں کیونکہ اگلے مہینے خیر سے رمضان شروع ہونے والا ہے اور رمضان کے بعد گرمی بہت بڑھ جائے گی تو بہتر ہے اسی مہینے ہی کر لیتے ہیں"

عذرا بیگم کی بات پر عباس صاحب نے بھی رضامندی ظاہر کر دی۔

اگلے دن عذرا بیگم نے نوال کے سسرال والوں کو شادی کی فائنل ڈیٹ بتا دی وہ لوگ بھی رمضان کی وجہ سے جلد ہی کرنا چاہتے تھے اسی لئے دونوں طرفین شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔

www.novelsclubb.com

جبکہ عذرا بیگم نوال کو اپنی زبان قابو میں رکھنے کی کئی منتیں کر چکی تھیں۔ جو کہ نوال کے ایک کان سے گزر کر دوسرے سے نکل رہی تھیں۔

"یار کیا کریں، اگر ابا اور چچا کا یہی حال رہا تو مجھے نہیں_
لگتا کہ ہماری شادی کبھی ہو پائے گی" اس کے لہجے میں اداسی صاف عیاں تھی۔ کھانا کھا کر وہ چھت پر آکر لیٹ گیا تھا۔ گرمیوں میں اس کا بیڈروم یہ چھت ہی ہوتی تھی۔ شفیق صاحب سے اپنے زمانہ طالب علمی میں ایک دفعہ اس نے اپنے الگ کمرے کا مطالبہ کیا تھا جو جس کو نہایت بری طرح مسترد کر دیا گیا تھا۔ بقول شفیق صاحب کے اس عمر میں تمہیں کونسی پرائیویسی چاہیے، جب شادی ہوگی تب مل جائے گا الگ کمرہ۔

"وہی دیسی لوگ دیسی سوچ"

www.novelsclubb.com

الگ کمرہ اسے میسر تھا مگر اس پرائیویسی کے ساتھ نہیں جس کا وہ خواہشمند تھا۔ جس کا جب دل کرتا اس کے کمرے میں آن ٹپکتا۔ جب کبھی کوئی رشتے دار آجاتا تو ان کے چنگڑ بوٹوں (بچوں) کو اس کا کمرہ پڑاؤ کے لیے مہیا کیا

www.novelsclubb.com

جاتا۔اور بچوں کی اس پلٹون کے جانے کے بعد کوئی بھی شے اسے اپنی اصلی جگی سے نہ ملتی تھی۔

مگر بھلا ہو اس کی نوکری کا جس نے اسے کمرہ دلوا دیا تھا۔اپنے اہم کاغذات کی وجہ سے اسے اس بات کی اجازت مل گئی تھی کہ اب اس کو آگاہ کئے بغیر کوئی اس کے کمرے میں نہیں جاتا تھا۔اس کے بعد اسے اٹیچ باتھ روم کا شوق چڑھا،اب کی بار بھی درخواست ہائیر آتھوریٹی (شفیق صاحب) کے پاس گئی جو نہایت بری طرح مسترد کر دی گئی۔اب اسے اٹیچ باتھ روم والا کمرہ شادی کے بعد ہی ملنا تھا اور فیضی کو شادی کا شدت سے انتظار تھا مگر حالات اس انتظار کو ایک لاحاصل انتظار بنا رہے تھے۔

"میں نے تمھیں اتنی دفعہ کہا ہے ایسی ناامیدی باتیں نہ کیا کرو۔اس لئے تم سے بات تھوڑی کرتی ہوں کہ تم بھی انہیں پرابلمز کو لیکر بیٹھ جاؤ" ماہی نے ذرا خفگی سے کہا تو فیضی کو احساس ہوا

"اچھا سوری"

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"جاب کا بنا کچھ ؟ماہی نے موضوع بدلا

"ہاں دو تین جگہ سی وی بھیجی ہے دیکھو کیا ہوتا ہے"

"انشااللہ سب اچھا ہی ہو گا تم فکر نہ کیا کرو" ماہی ایک امید سے بولی

"اچھا میں پھر کرتی ہوں بات دادی بلا رہی ہیں" قدسیہ بیگم کی آواز پر ماہی نے جلدی جلدی کال کاٹی اور اندر گئی۔جہاں قدسیہ بیگم اسے موبائل کی کسی نئی ٹول کے بارے میں پوچھ رہی تھیں۔

فیضی نے فیس بک سے آج ہی تازہ تازہ ڈائونلوڈ کیا ہوا ناول کھول لیا۔اب وہ تھا اس کا ناول اور اس کے خواب۔۔

www.novelsclubb.com

شادی کی ڈیٹ فکس ہو چکی تھی اور یہی بات بتانے کے لیے نوال نے اپنی دوست مناہل کو فون کیا تھا۔بظاہر تو وہ نکچڑی سی تھی اپنی مطلب کے بندے سے مطلب کی بات کرنے والی۔مگر مناہل ان کی کلاس کی وہ لڑکی

www.novelsclubb.com

تھی جسے "پھپھو" کہا جاتا تھا۔اس کی باقی کلاس فیلوز کی شادی کی خبریں بھی اس مناہل سے ہی ملتی تھیں اور اب بھی اس نے اسے ہی فون کیا تھا اور وہ جانتی تھی کہ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل جائے گا سب دوستوں میں۔

"تصویر تو تم نے مجھے سینڈ کی نہیں" مناہل نے ذرا نروٹھے پن سے کہا

"یار تصویر تو میں بھیج دوں لیکن وہ بہت خوبصورت ہیں انہیں نظر لگ جاتی" دوپٹے کا کونہ منہ میں لیکر شرمایا گیا۔

(ہونہہ تصویر سینڈ کروں تمہیں تاکہ تم اپنی کالی نظر میرے ہونے والے معصوم سے پیارے سے شوہر کو لگا دو جو پہلے ہی بہت مشکل سے مل رہا ہے)

یہ اس کے دل کی آواز تھی۔

"کیا واقعی اتنا خوبصورت ہے یحییٰ؟" مناہل نے للچائی سی آواز میں پوچھا

"یحییٰ کیا ہوتا ہے؟ تمہارا چھوٹا بھائی ہے جو اسے نام سے بلا رہی ہو؟؟ بھائی کہو اسے" نوال نے دانت پیس کر کہا

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

(کتنی بے غیرتی سے میرے شوہر کا نام لے رہی ہے)

"اچھا واقعی تمہاری لو میرج ہو رہی ہے؟" مناہل نے پھر تجسس سے پوچھا

"ہاں تو اور کیا؟ شاپنگ مال میں دیکھا تھا مجھے انہوں نے اور دیکھ کر ہی ایسے دیوانے ہوئے کہ میرے بغیر رہا ہی نہیں گیا، اللہ جانے کہاں سے ایڈریس لیا اور پھر رشتہ لیکر آ گئے وہ" شرماتے ہوئے وہ مسلسل اپنے ہونے والے شوہر کو سوچ میں رکھ کر اسے وہ کہانی بتا رہی تھی جو یحییٰ کے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے ان کی کال آ رہی ہے میں پھر تم سے بات کرتی ہوں" بس جی نوال میڈم کا موڈ بدل چکا تھا۔ اور بغیر دوسری طرف کی بات سنے وہ کال کاٹ چکی تھی۔

"کہانیاں تو میں اتنی سنا رہی ہوں،، کیا وہ واقعی مجھ سے محبت کرتا ہو گا یا نہیں، خیر اگر نہ بھی کرتا ہوا تو میں اسے محبت کرنے پر مجبور کر دوں

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

گی (حلق میں انگوٹھا دے کر) آخری جملہ اس کے اندر کی فسادی عورت نے کہا تھا۔

نجانے فیضی نے شفیق صاحب اور افضل صاحب کو کیسے منایا تھا اس رشتے کے لئے اور آج ان کا نکاح تھا۔ دونوں میں سے کسی ایک کو بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ ان کے والد مان گئے ہیں اور آج وہ واقعی ایک ہونے جا رہے ہیں اور وہ بھی اتنی جلدی۔ گہرے لال رنگ کے شرارے میں وہ دلہن بنی اس کے بغل میں بیٹھی تھی۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی ایجاب و قبول کا مرحلہ طے پایا تھا۔ اب مختلف رسموں کے لئے خاندان اور محلے کی عورتیں آ رہی تھیں۔ فیضی پہلو پر پہلو بدل رہا تھا کیونکہ عورتیں نہ صرف اس کی ماہی کا وہ حسین روپ دیکھ رہی تھیں جس کو دیکھنے کا حق صرف اور صرف اس کا تھا اور ابھی تک اس نے اسے جی بھر کر نہیں دیکھا تھا بلکہ اس کا منہ ماتھا بھی چوم رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"خبردار اگر اب میری بیوی، میری محبت کی طرف کسی نے دیکھا بھی تو۔۔اسے دیکھنے کا، اسے چھونے کا حق صرف میرا ہے" بالآخر اس کا صبر جواب دے گیا تو وہ دھاڑتے ہوئے بولا، اس کی دھاڑ پر سب نے انگلیاں دانتوں تلے دبالیں اور اس کے الفاظ پر منہ میں کپڑے ٹھونس لئے (شرماتے ہوئے)

"اے لو سن لو آج کل کی نسل کی باتیں" ایک اماں جی نے بالآخر چپ کے اس روزے کو توڑا

"حیا بیچ کھائی ہے جی آج کل کی نسل نے" دوسری اماں جی نے بھی اس کارِ خیر میں حصہ ڈالا

ان سب کی اس قدر کڑوی کسیلی باتیں سن کر ماہی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔اور بس اب فیضی میاں کی برداشت ختم ہو چکی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر ان بوڑھی عورتوں کی قدیم زبان کو خراج بخشتا وہ دھڑام سے نیچے گرا۔اسے لگا جیسے کسی نے اسے دھکا دیا ہو۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو منظر دھندلا سا گیا۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"اٹھ جا بے غیرت۔۔سورج سر پر چڑھ آیا ہے، ساری ساری رات اس موبائل کے سامنے گزارتا ہے اور صبح لمبی تان کر سوتا ہے، ویلا کہیں کا"
دماغ کچھ سمجھنے کے قابل ہوا تو پتہ چلا کہ اس کے ابا حضور اس کی چارپائی الٹ چکے ہیں۔

یہ تھی اس کی عزت۔۔دا گریٹ سافٹ ویئر انجینئر فیضی کی عزت۔۔

اس سے پہلے کے اس کی وکھی (پسلی) میں شفیق صاحب کا ٹھڈا پڑتا وہ ذرا شرافت کا مظاہرہ کرتا اٹھ بیٹھا۔شفیق صاحب اب لعنت ملامت کرتے سیڑھیاں اتر کر نیچے جا رہے تھے اور وہ سر جھٹک کر اپنا تکیہ اور کھیس اٹھا رہا تھا۔

"ہر رات ہمارا ملن ہوتے ہوتے رہ جاتا ہے۔کبھی نکاح سے پہلا، کبھی نکاح کے بعد۔۔یہ ظالم سماج ہمیں کبھی ایک نہیں ہونے دے گا" بڑبڑاتا ہوا وہ سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

"اماں،اماں" ہاتھ میں قریب المرگ ٹوتھ پیسٹ پکڑے فیضی بلند آواز میں اپنی ماں کو آوازیں دے رہا تھا۔

"ادھر باورچی میں آجاؤ" نفیسہ بیگم نے توے پر پراٹھا ڈالتے ہوئے آواز دی تو وہ کچن میں ہی چلا آیا۔

"یہ ٹوتھ پیسٹ ختم ہو گیا ہے، نیا نکال دیں سامان میں سے" ادھ موئے ٹوتھ پیسٹ کو اپنی ماں کے سامنے رکھتے ہوئے اس نے کہا۔

"ادھر لا۔۔ابھی پورے دس دن پڑے ہیں نیا راشن کھولنے میں اور اگر دس دن پہلے اسے کھول لیا تو تمہارے ابا کا دل سکڑ جانا ہے، ادھر لاؤ میں نکال کر دوں" نفیسہ بیگم نے پراٹھے کو ہاٹ پاٹ میں رکھتے ہوئے کہا چھری پکڑ کر انہوں نے ٹوتھ پیسٹ کی لاش کو چاک کیا اور اس کا پوسٹمارٹم کرنے کے بعد فیضی کے ہاتھ سے برش پکڑ کر اس پر پیسٹ لگا دیا۔

فیضی نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا اور ایک نظر ٹوتھ پیسٹ سے لتھڑے اس برش کو اور چپ چاپ سر جھکا کر باہر چل دیا۔اس نے تو سوچا تھا کہ جس

www.novelsclubb.com

طرح ٹی وی میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ بل کھاتی ہوئی، ریمپ واک

کرتی ہوئی پیسٹ باہر نکلتی ہے ویسی ہی نکلے گی مگر وہ یہ بھول گیا تھا کہ وہ

ایک "دیسی" گھرانے میں رہتا ہے۔ایک تو صبح صبح باپ سے ہوئی عزت اور

دوسرا باپ کی کنجوسی۔۔اللہ خیر ہی کرے۔آج کا دن ہی منحوس ہے۔۔۔

"نوال پانی لیکر آؤ" عذرا بیگم نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بلند آواز

میں کہا مگر جواب ندارد۔کئی دفعہ کے بلاوے پر بھی نوال میڈم کی طرف

سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔عذرا بیگم، عباس صاحب اور عثمان ابھی اس

کے جہیز کا آرڈر دے کر آئے تھے۔

"عثمان ذرا پتہ تو کرو کہاں ہے یہ۔خیریت تو ہے جواب نہیں دے رہی"

عباس صاحب نے فکرمندی سے کہا

"جانے دیں ابا وہ خود بہت بڑی بلا ہے" عثمان نے بے فکری سے کہا

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"شرم کرو اور جا کر پتہ کرو بہن کا" عباس صاحب کے گھر کنے پر وہ سر جھٹکتا ہوا اس کے کمرے کی طرف چل دیا۔اچانک ہی گھر میں عثمان کی چیخ بلند ہوئی

"یا اللہ خیر" عذرا بیگم نے دہل کر دل پر ہاتھ رکھا اور اس کے کمرے کی طرف بڑھیں جہاں دروازے پر نوال کان میں ہینڈ فری لگائے منہ پر کالے رنگ کا کوئی ماسک لگائے خلائی مخلوق لگ رہی تھی

سکن کیئر کے معاملے میں وہ شروع سے ہی آلسی تھی لیکن اب شادی کی وجہ سے کئی ٹوٹکے دیکھنے کے بعد اس نے بھی منہ پر چارکول ماسک لگا ہی لیا تھا۔

وہ ابھی کچن سے پانی لینے جا رہی تھی جب عثمان اچانک ہی اس کے سامنے آ گیا۔دل تو اس کا بھی دہل گیا مگر عثمان کی چیخ نے تو اس کے دل کو دورے کو دعوت ہی دے دی تھی۔

"یہ کون سی مخلوق بن کر گھوم رہی ہو گھر میں۔۔ابھی مجھے ہارٹ اٹیک ہو جاتا" ایک ہاتھ دل پر رکھتا ہوا وہ ذرا سنبھل کر بولا

www.novelsclubb.com

"ماسک لگایا ہوا ہے، مجھے کیا پتہ کہ تم اتنے کمزور دل کے مالک ہو" اپنے ڈر کو بھلائے وہ نخوت سے بولی

"اچھا بحث چھوڑو اور پانی پلاؤ ہمیں" اس سے پہلے کے وہ اپنا پسندیدہ کام "بحث کرنا" شروع کرتی عذرا بیگم نے اسے ٹوک دیا

جی اچھا کہتی وہ کچن کی طرف چل دی۔

"لائیں دکھائیں تو ابا یہ لسٹ مجھے بھی" جہیز کے سامان کی لسٹ عباس صاحب کے ہاتھ میں دیکھ کر اس نے کہا تو انہوں نے وہ لسٹ اسے تھما دی۔

لسٹ دیکھ کر نوال کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ طوطے اڑانے والی چیز وہاں پر لاکھ کے ہندسے میں لکھا گیا بل تھا۔

"ابا اتنی مہنگی چیزیں خرید کر لائے ہیں آپ لوگ" وہ ابھی تک اس بات کا یقین کر رہی تھی کہ یہ لاکھوں کا خرچہ اس پر ہوا ہے

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"یہ تو ابھی جہیز کے سامان کی لسٹ ہے کپڑے وغیرہ تو ابھی آئیں گے بیٹا"

عباس صاحب نے نارمل لہجے میں جواب دیا۔ان کی بات سن کر نوال کی آنکھیں ابل پڑیں۔۔

"ہائے اللہ ابا اتنا خرچہ۔۔۔"اس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا تو عثمان ہنس دیا

"ہاں تو اور کیا"اس نے جواب دیا جبکہ اس کی حیرانگی عباس صاحب نے اب نوٹ کی تھی۔

"ایک تو لوگ بیٹی رخصت کریں اوپر سے اتنا خرچہ۔۔ کبھی لڑکے والوں کا بھی ہوا ہے اتنا خرچہ "اس کی حیرت ہنوز قائم تھی۔

"ارے میرا بیٹا۔۔یہ خرچہ نہیں ہوتا تحفہ ہوتا ہے والدین کی طرف سے بیٹی کے لئے "عباس صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے جواب دیا

"میں بتا رہی ہوں تمہیں عثمان خبردار اگر کل کو تم نے جہیز لیا تو اپنی بیوی سے۔۔سن لیں سب اماں آپ بھی۔۔"اس کے حیرت زدہ سے لہجے میں

www.novelsclubb.com

کہنے پر سب نے مسکراہٹ دبا کر سر اثبات میں ہلایا جبکہ وہ ہنوز بڑبڑا رہی تھی۔

"کیا ہوا موڈ کیوں آف ہے؟" ماہی نے اس کا اداس لہجہ محسوس کرتے ہوئے استفسار کیا

"کچھ نہیں یار بس ایسے ہی" فیضی نے ٹال مٹول کیا۔ معمول کی طرح چھت پر آمنے سامنے کھڑے وہ ایک دوسرے سے فون پر بات کر رہے تھے۔

"ہمم تو اب ایسے ہو گا ہم دونوں میں؟" ماہی کے نروٹھے پن سے کہنے پر اس نے مسکرا کر سر جھٹکا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھ تھے۔ اب کیا چھپانا اس سے۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے جاب مل گئی ہے" اس کے مایوسی بھرے لہجے میں کہنے پر ماہی کی چیخ نکل گئی خوشی سے جبکہ اس کے لہجے کی مایوسی اس نے نوٹ نہیں کی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ کہاں ملی جاب ؟۔ تمہیں پتہ ہے میں کتنی خوش ہوں۔۔ لیکن تم خوش کیوں نہیں ہو؟" ماہی کو اب یاد آیا کہ وہ اداس ہے حالانکہ خبر تو نہایت خوشی والی تھی۔

"لاہور میں ملی ہے" فیضی نے ساتھ ہی کمپنی کا نام بھی بتایا

"ماشاءاللہ۔۔ یہ تو بہت اچھی آفر ہے" وہ ایک ملٹی نیشنل کمپنی تھی جہاں اس کی جاب لگی تھی۔

"لیکن میں انکار کرنے والا ہوں" فیضی کے کہنے پر ماہی حیران ہوئی

"کیوں"

"کیوں کہ میں تم سے دور نہیں جا سکتا۔۔ تم جانتی ہو ہمارے گھروں کے حالات۔۔ ایسے میں میں اگر دوسرے شہر چلا گیا تو کیا بنے گا ان دونوں کا" اس کا اشارہ شفیق صاحب اور افضل صاحب کی لڑائی کی طرف تھا۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"تم بہت بڑے بیوقوف ہو فیضی۔۔اتنی اچھی آفر صرف اتنے چھوٹے سے ایشو کی وجہ سے ٹھکرا رہے ہو۔"ماہی نے اس کی عقل پر افسوس کیا

"تو کیا کروں پھر تم ہی بتاؤ؟"اس نے تھک ہار کر ماہی سے پوچھا۔ان کا رشتہ ایسا ہی تھا۔بچپن سے ہی۔جب بھی کسی ایک کو مسلہ لاحق ہوتا دوسرا اس کو راہ دکھاتا۔

"فیضی تم سے بڑا عقل کا اندھا میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا"ماہی نے خفگی سے کہا

"تمہیں پتہ ہے نا کہ چچا تمہاری جاب کی وجہ سے کتنا پریشان رہتے ہیں،بلکہ تمہیں تو چاہیئے تھا کہ یہ خبر سب سے پہلے انہیں بتاتے"ماہی اب اسے نرمی سے سمجھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یقین ہے چچا اس خبر سے بہت خوش ہوں گے"اس کی بات پر فیضی نے طنز سے سر جھٹکا

www.novelsclubb.com

"ہاں بہت خوش ہوں گے ،پہلے وہ میری چارپائی الٹتے ہیں اب مجھے ہی الٹا لٹکا دیں گے کہ میں دوسرے شہر میں جارہا ہوں وہ بھی لاہور جو ویسے ہی ماں باپ کی نظر میں بدنام ہے"

"چارپائی کیوں الٹی ؟"ماہی نے حیرت سے پوچھا تو فیضی نے اسے اپنے خواب اور پھر شفیق صاحب کی حرکت کا بتایا۔وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"اوہ گاڈ فیضی۔۔اتنے ناول تو میں نہیں پڑھتی جتنے تم پڑھتے ہو اور وہ بھی اتنی محویت کے ساتھ"وہ مسلسل کھلکھلا رہی تھی۔

"اچھا بات سنو"

اسے کال کاٹتے دیکھ فیضی نے روکا

www.novelsclubb.com

"ہاں پوچھو"

"اگر خواب میں نکاح ہو جائے تو کیا وہ اصل میں بھی ہو جاتا ہے"

اس کے سوال پر وہ کھلکھلا دی

"رات کو ناول کم پڑھا کرو فیضی"

www.novelsclubb.com

اس نے اسے تنبیہہ کی

"نہیں یار سچی۔۔اور میں نے تو کئی دفعہ اپنا اور تمہارا نکاح دیکھا ہے خواب میں" وہ اپنی بات پر بضد تھا۔

"اچھا بس کرو" وہ پھر کھلکھلا دی۔

وہ کال کاٹ چکی تھی اور فیضی نے مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرا۔اس نے کچھ دن پہلے اپنی سی وی چند کمپنیوں میں بھیجی تھی اور اب ایک کمپنی نے اس کا انٹرویو آن لائن ہی لیا تھا اور وہ سیلیکٹ ہو چکا تھا۔ایک دو دن تک اسے نکلنا تھا اور جانے سے پہلے وہ ایک کام سرانجام دینا چاہتا تھا۔

شادی کے دن قریب آتے جا رہے تھے۔دونوں طرف سے تیاریاں عروج پر تھیں۔نوال کو دیکھ کر بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا کہ اس کی شادی ہونے والی ہے،وجہ اس کا وہی سر جھاڑ منہ پھاڑ حلیہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوئے بات سن" ابھی بھی وہ موبائل پر سکرولنگ کر رہی تھی جب اس کے ساتھ صوفے پر دھپ سے بیٹھتے عثمان نے اسے مخاطب کیا

"جی فرمائیں" موبائل سائیڈ پر رکھ کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی

"کس سے بات کر رہی تھی؟" عثمان نے ذرا مشکوک ہو کر پوچھا

"یہ لو میری ساسوماں دیکھ لو" اس نے موبائل عثمان کی طرف بڑھا دیا

"اچھا اسے چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کہ "اس" سے بات ہوتی ہے؟" عثمان نے ایک دم ہی شرارتی سا انداز اپنایا

"کس سے؟" نوال نے لاعلمی سے پوچھا

"اپنے "ان" سے" وہ کسی سہیلی کی طرح اس سے ٹوہ لے رہا تھا

نوال نے بھنویں سکیڑ کر اس کی بات سمجھنے کی کوشش کی اور سمجھ آنے پر پہلے تحیر سے آنکھیں پھیلائیں اور پھر گردن اکڑا کر سیدھی ہوئی اور بالوں کو جھٹکا دیا۔

www.novelsclubb.com

"ہونہہ نوال ہاشمی خود سے کسی سے بات کرے۔۔اتنے برے دن بھی نہیں آئے ابھی میرے "ہونٹ اوپر کو اٹھا کر ذرا ناگواری سے کہا

"اوہ "عثمان نے ذرا افسوس سے ہونٹوں کو گول کیا۔وہ اور نوال روائتی بہن بھائیوں کی طرح نہیں تھے۔ضرورت پڑنے پر عثمان اس کی فیمیل بیسٹی کا رول بھی پلے کرتا تھا۔وہ بہن بھائی سے پہلے ایک دوسرے کے دوست تھے۔ایک دوسرے کے رازدار۔کرائم پارٹنرز۔۔

"مجھے لگا تھا کہ تم نے امی کے فون سے نمبر لیکر بات کرنا شروع کردی ہو گی۔۔مگر اللہ پاک رحم کرے یحییٰ طالب پر" عثمان نے سرد سی آہ بھر کر کہا

"میرما"قدسیہ بیگم نے لمبی سی آواز دے کر سے مخاطب کیا۔ماہی نے لب بھینچ کر اس طرزِ تخاطب کو کڑوا گھونٹ سمجھ کے پیا۔

www.novelsclubb.com

"جی دادی" وہ برتن دھو رہی تھی انہیں بیچ میں چھوڑ کر ہاتھ دوپٹے سے خشک کرتی کمرے میں آئی تھی۔دادی حضور حسبِ معمول اپنے فون میں غرق تھیں۔ارد گرد سب بھلائے۔۔

"ادھر آ ذرا بات سن۔۔یہ حدیث ہے دیکھ کتنی پیاری۔اس کو موبائل میں لے کر آ پھر میں اس کا سٹیٹس لگاؤں گی" وہ شاید سکرین شاٹ کی بات کر رہی تھیں

"یہ دیکھیں دادی آپ کو جو بھی تصویر یا کچھ بھی اچھا لگے تو آپ نے ان دو بٹنوں کو دبانا ہے تو آپ کے موبائل میں وہ چیز سیو ہو جائے گی" اس نے دو بٹن دادی کے سامنے کرتے ہوئے کہا مگر فلحال دادی کو یہ سب جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی

"اچھا اچھا۔یہ بھی کر دو سیو" دادی نے اس کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتے ہوئے کہا

ماہی نے سر جھٹکا اور سکرین شاٹ لینے لگی۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"ابا آپ کو کچھ بتانا تھا" وہ تینوں ناشتہ کر رہے تھے جب فیضی نے ہچکچاتے ہوئے کہا

"جی فرمائیں "شفیق صاحب نے طنز سے ہنکارہ بھر کر کہا

"مجھے جاب مل گئی ہے لاہور میں۔اور اگلے ہفتے سے جوائننگ ہے "اس نے اپنے ماں باپ کے تاثرات دیکھتے ہوئے اپنی بات کہی

"لو نیا شوشہ سن لو محترم کا "شفیق صاحب نے لقمہ چھوڑ کا تائیدی نگاہوں سے نفیسہ بیگم کی طرف دیکھا

"تو کیا حرج ہے "نفیسہ بیگم نے بیٹے کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا

"حرج یہ ہے کہ یہ محترم تو ہمارے پاس رہ کر ہی ہم سے غافل ہیں دوسرے شہر جا کر تو یہ ہمیں بھول ہی جائے گا"

"آپ چھوڑیں یہ ساری باتیں۔۔تم بتاؤ مجھے فیض دین کا کمپنی میں ملی ہے نوکری اور تنخوہ کتنی ہے؟"نفیسہ بیگم نے اشتیاق سے پوچھا

www.novelsclubb.com

فیضی نے طرزِ تخاطب پر غور کیے بغیر انہیں کمپنی کا نام اور تنخواہ وغیرہ کا بتایا تو نفیسہ بیگم خوش ہو گئیں۔

"ایک اور بات بھی کہنی ہے مجھے آپ سے ابا" اس نے ذرا تحمل سے کہا

اجازت ملنے پر وہ بولا

"میں پسند کرتا ہوں کسی کو اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کے گھر رشتہ لیکر جائیں" اس نے ناپ تول کر بات کی مگر ان دونوں کے تاثرات سے اس نے تھوک نگلا

"لو سن لو ابھی لاہور کی لو نہیں لگی اور محبتیں پہلے ہو گئی ہیں نواب صاحب کو" شفیق صاحب نے خونخوار لہجے میں کہا

نفیسہ بیگم بھی حیران پریشان سی اکلوتے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں۔

"کون ہے وہ لڑکی؟" نفیسہ بیگم نے ذرا ٹھہر کر پوچھا

"ماہی" اصل حیرتوں کے پہاڑ تو شفیق صاحب پر اب ٹوٹے تھے۔ وہ کھانا چھوڑ کر کھڑے ہو گئے

www.novelsclubb.com

"کون ماہی" انہوں نے سرسراتی ہوئی آواز میں پوچھا

"افضل چچا کی بیٹی" فیضی نے ایک نظر ماں کو دیکھ کر خونخوار تاثرات لیے اپنے باپ کو جواب دیا

نفیسہ بیگم تو خوشی سے نہال ہو گئیں ان کی دوست کی بیٹی اور ان کا بیٹا۔۔انہیں تو سوچ کر ہی بہت خوشی ہو رہی تھی۔

"تمہیں ساتھ دنیا میں ایک وہی دشمنوں کی بیٹی ہی ملی تھی عشق لڑانے کے لئے "شفیق صاحب نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے کڑے تیوروں سے پوچھا

"کیا ہو گیا ہے آپ کو جانے بھی دیں اب جوان اولاد ہے "نفیسہ بیگم سرعت سے آگے بڑھیں اور فیضی کو آنکھوں سے ہی کھسکنے کا اشارہ کیا

نفیسہ بیگم مسلسل شفیق صاحب کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھیں فیضی کا دل تو بہت چاہا کہ ماہی کو بتائے مگر وہ چاہتا تھا کہ جب ابا رشتہ لیکر اس کے گھر جائیں تو وہ اسے تب سرپرائز دے۔

www.novelsclubb.com

آج اس نے لاہور کے لئے نکل جانا تھا۔نفیسہ بیگم نے اسے تسلی دلائی تھی کہ وہ شفیق صاحب کو منالیں گی۔اور اپنی ماں کی دی ہوئی ہمت پر وہ ذرا مطمئن ہوا۔کل رات ہی اس نے ماہی سے بات کی تھی معمول کی طرح مگر اسے اس بات سے بے خبر ہی رکھا تھا کہ وہ ابا کو بتا چکا ہے۔نفیسہ بیگم اسے دروازے تک چھوڑنے آئی تھیں اس نے ایک الوداعی نظر سامنے والے گھر پر ڈالی اور چل پڑا۔

شفیق صاحب اسے بس سٹاپ تک چھوڑنے جارہے تھے۔گھر سے نکلتے ہی ان کا سامنا افضل صاحب سے ہوا۔فیضی نے دل ہی دل میں آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا۔مگر دونوں جنگجو غیر کسی جھڑپ کے ایک دوسرے کو محض خونخوار نظروں سے گھور کر گزر گئے تھے۔فیضی نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

"جو حرکت تم کر چکے ہو وہ ہی بہت ہے اب لاہور کی رنگینیوں میں مت کھو جانا" شفیق صاحب نے اسے گلے لگاتے ہوئے وارننگ دی تو فیضی نے سر سعادت مندی سے ہلایا اور بس میں بیٹھ گیا۔

آج ان کی مہندی تھی۔یحییٰ لوگ کچھ ہی دیر میں ان کی _ طرف آنے والے تھے رسم کے لئے۔نوال میڈم تو صبح سے ہی کمرے میں گھسی تھی۔وہ جو چند دن پہلے سر جھاڑ منہ پھاڑ حلیے میں گھومتی تھی اب اپنے ہر فنکشن کو لیکر اتنی کانشیس ہوگئی تھی۔اس کا کہنا تھا کہ فنکشن پر لی جانے والی تصویریں ہمیشہ محفوظ رہیں گی اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ جب بھی کوئی اس کی تصویر دیکھے اس کے میک اپ یا کپڑوں میں کوئی کمی نکالے۔

پیلے رنگ کی کرتی جس کے گلے کے ساتھ ایک بیل کی صورت میں موتیوں لگے ہوئے تھے اور کہنیوں سے ذرا نیچے تک آستینوں پر گولڈن کڑھائی کا کام ہوا تھا باقی ساری کرتی سادی تھی۔اس کے ساتھ ملٹی کلر کا بھاری کامدار لہنگا پہنے ماتھے پر بندیا لگائے مہندی کی مناسبت سے میک اپ کیئے وہ بہت خوش لگ رہی تھی۔یحییٰ چونکہ نہیں آیا تھا اس کے سسرال

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

میں سے اس کے سسر (طالب صاحب)، ساس (ناعمہ بیگم)، نند (ارم) اور کچھ اور رشتہ دار اس کی مہندی لیکر آئے تھے۔ارم گریجویشن کی سٹوڈنٹ تھی۔اپنی بھابھی کے لئے وہ سب سے زیادہ ایکسائیٹڈ تھی۔ باری باری سب لوگ رسم کر کے جا چکے تھے۔اس کے سسرال والوں کو جلدی رخصت کیا گیا تھا کیونکہ انہوں نے وہاں جا کر یحییٰ کی رسم بھی کرنی تھی۔ دھیرے دھیرے سب مہمان ہی رخصت ہونے لگے۔

نوال کو بھی اس کی کزنز اس کے کمرے میں چھوڑ آئی تھیں۔ عذرا بیگم کو بھی صبح کی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

"اوئے ادھر آؤ بات سنو" ابھی کچھ دیر پہلے ہی ایجاب و قبول کا مرحلہ طے پایا تھا۔نوال نے اپنے باپ اور بھائی کے سائے میں اپنا آپ اس شخص کو سونپا تھا جو ماتھے پر تیوریاں اور چہرے پر بے زاری سجائے اس کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ عثمان سٹیج کے پاس کھڑا لوگوں سے مبارکباد وصول کر رہا تھا جب سرگوشی کی صورت میں نوال نے اسے بلایا

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"ہاں بولو کیا ہوا"اس نے پاس آکر پوچھا

"میری بات کان کھول کر سن لو۔۔خبردار اگر کسی قسم کا کوئی اموشنل سین کریٹ کرنے کی کوشش کی۔میں نے پچاس ہزار کا میک اپ کروایا ہے اور اگر تم لوگوں کے اموشنل کروانے کے چکر میں میرا میک اپ خراب ہو گیا اور کیمرہ مین نے اسی طرح تصویر بنالی تو میں یہیں بیٹھی رہوں گی۔اور اگر اماں نے مجھ سے لپٹ کر رونے کی کوشش کی تو اماں کو پیچھے کر لینا میں کونسا بہت دور جا رہی ہوں۔یہ پانچ منٹ کی ڈرائیو پہ گھر ہے میرا۔۔اور اب مجھے کچھ کھانے کو دے دو کہ بھوکی رخصت کرنے کا ارادہ ہے؟"عثمان نے مسکراہٹ ضبط کر کے اپنی بہن کو دیکھا جو دلہن بن کر بھی اپنے حرکتوں سے باز نہیں آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے میڈم جو حکم۔۔کھانا بھی میں بھیجتا ہوں۔۔تم برائیڈل روم میں ہی کھالیتی یہاں کیسے کھاؤ گی؟"عثمان کی بات پر اسے واقعی پریشانی لاحق ہوئی اتنے لوگوں میں وہ کیسے کھائے گی۔اور میک اپ میں کیسے کھائے گی؟ہائے اللہ شادی کرنا بھی ایک عذاب ہی ہے۔۔وہ بس سوچ کر ہی رہ گئی

www.novelsclubb.com

"رہنے دو اب۔۔جب میں برائیڈل روم میں تھی تب تو تم لوگوں کو یاد نہ آیا۔۔ساری عمر یاد رہے گا مجھے کہ خالی پیٹ رخصت کیا تھا تم لوگوں نے مجھے "روہانسے لہجے میں کہتی وہ پھر اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی

"اچھا کچھ کرتا ہوں" وہ اس کا سر چومتا اٹھا

یحییٰ نے ایک ناگوار نظر اپنے پہلو میں میرون رنگ کے جوڑے میں بیٹھی اپنی بیوی پر ڈالی جو نجانے کونسے راز و نیاز میں مصروف تھی۔اس کے دیکھنے پر نوال نے سر اٹھا کر اپنے میاں جی کی طرف دیکھا اور شرم سے بتیسی دکھا کر سر جھکا لیا۔

رخصتی کا وقت ہوا تو عثمان نے قرآن پاک کے سائے تلے اسے رخصت کیا۔عباس صاحب، عذرا بیگم اور اس کی خود کی پلکیں بھی نم ہو گئیں۔نوال ان کے گھر کی رونق تھی۔کتنا بڑا جگر ہے بیٹی والوں کا اپنے آنگن کا مہکتا پھول کسی کے حوالے کرنا، اپنے گھر کی چہکتی چڑیا، اپنے گھر کی رونق کو اس طرح کسی کو سونپنا۔۔کہاں آسان ہوتا ہے۔۔مگر یہ تو اصول ہے قدرت کا۔۔ایسا ازل سے ہوتا آیا ہے اور ابد تک ہوتا رہے گا۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

ابھی کچھ دیر پہلے ہی اسے ارم، اس کی ساس اور یحییٰ کی چند کزنز اس کے روم میں بٹھا کر گئی تھیں۔ اپنی ساس اور نند اسے دونوں ہی بہت اچھی لگی تھیں، مگر میاں جی کے تیور تھوڑے بدلے سے تھے۔ خیر۔۔

بیڈ پر بیٹھتے اس نے ایک نظر کمرے پر ڈالی۔ گلاب اور کلیوں کے امتزاج سے سجا کمرہ ان کی خوشبو سے معطر تھا۔ اس کے جہیز کا سارا سامان ہی کمرے میں سیٹ تھا۔

"کتنا خوبصورت لگ رہا ہے یہ کمرہ میرے سامان کے ساتھ"۔ ڈارک براؤن کلر کے فرنیچر کو خوبصورتی سے سیٹ کیا گیا دیکھ کر وہ تعریف کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اسے بیٹھے بیٹھے کافی دیر ہو چکی تھی۔ اب تو نیند بھی بہت آ رہی تھی۔ مگر چارو ناچار وہ بیٹھی رہی۔ ورنہ اتنے بھاری جوڑے میں 5 انچ کی ہیل پہن کر صبح سے وہ ایک ہی پوز میں بیٹھی تھی اور اب اس کی بس ہو چکی تھی۔ میاں جی

www.novelsclubb.com

بھی ایسے تھے کہ آہی نہیں رہے تھے۔ابھی وہ انہیں سوچوں میں ہی غرق تھی کہ کلک کی آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ بھاری قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔دبیز قالین پر اس کے قدم دھنس رہے تھے۔

نوال کی دھڑکنیں ایک دم سے ہی منتشر ہوئیں۔تھکاوٹ کا احساس کہیں دور جا سویا۔وہ ایک دم الرٹ ہو کر بیٹھ گئی گھونگھٹ ہنوز چہرے پر تھا۔وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی مگر ہر مشرقی لڑکی کی طرح وہ اس سے توقعات کا ایک انبار لگائے بیٹھی تھی۔

یحییٰ نے ایک نظر اسے دیکھا اور ناگواریت سے بیڈ پر لٹکتی ہوئی گلاب اور کلی کے پھولوں کی بنی لڑی کو ہٹا کر بیڈ پر بیٹھ گیا اور جوتے اتارنے لگا۔وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔یہ شادی سراسر اس کی ماں کی زبردستی کی وجہ سے ہو رہی تھی۔ابھی چند دن پہلے ہی تو وہ ایک بہت بڑا غم سہہ چکا تھا۔

نوال کی دھڑکنیں مزید تیز ہو گئیں۔مگر یحییٰ کے الفاظ نے اس کی دھڑکنیں ساکت کر دیں۔وہ جو کسی ستائشی جملے،کسی شوخ حرکت کی منتظر تھی اس کی بات پر بے ساختہ گھونگھٹ اٹھا گئی۔

www.novelsclubb.com

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔اس گھر میں تم امی کی مرضی سے آئی ہو نا کہ میری مرضی سے۔اس لئے میرے سر پر چڑھنے کی بجائے اپنی اوقات میں رہنا۔تم میری پسند بالکل نہیں ہو اور نہ ہی بننے کی کوشش کرنا۔ سمجھی؟"اپنی بات کے اختتام پر اس کے گھونگھٹ سے نکلے حیرت زدہ سے چہرے پر نظر ڈال کر وہ پوچھنے لگا۔

مگر دل تو اس کی حیرت سے پھٹی آنکھوں،اس کے رنگین لبوں،اس کی نتھ کے لٹکتے موتی میں ہی اٹک گیا تھا مگر وہ سرعت سے نگاہیں موڑ گیا۔کچھ لمحوں بعد وہ سنبھل چکی تھی۔

"یہی بات اگر تم دو گھنٹے پہلے بتا دیتے تو میں اب سکون کی نیند سو رہی ہوتی" نارمل لہجے میں کہتی وہ اپنا بھاری بھرکم عروسی جوڑا سائیڈ سے چٹکیوں میں اٹھائے بیڈ سے اتری الماری سے ایک سوٹ نکال کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔یحییٰ کو اس کا اتنا پرسکون انداز عجیب لگ رہا تھا مگر کندھے اچکا کر وہ اپنے کپڑے لیکر واشروم میں گھس گیا۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

ڈریسنگ روم میں پہنچ کر اس نے بے ساختہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ شاید ہتک کے اس احساس کو مٹانے کی کوشش کی جو کچھ پل پہلے یحییٰ کے الفاظ سے ملا تھا۔

ڈریسنگ روم میں آ کر وہ پچھتا رہی تھی اسے واشروم میں جانا چاہیے تھا تا کہ اپنے چہرے کو دھو کر وہ اپنا غصہ، ذلت، حیرانگی جیسے احساسات کو بہا سکتی۔

کچھ پل بعد وہ ڈریسنگ روم سے نکلی تو ہلکے گلابی رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔ میک اپ، جیولری سب اتر چکا تھا۔ یحییٰ نے ایک نظر اسے دیکھ کر موبائل بند کیا اور چادر سر تک تان کر لیٹ گیا۔ نوال چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بیڈ تک آئی، یحییٰ نے ایک تکیہ پکڑ کر اس کی سمت پھینکا

"یہ تکیہ پکڑو اور وہ صوفے پر جا کر سو جاؤ۔ خبردار اگر میری نیند خراب کی تو" سخت لہجے میں کہتے وہ بازو آنکھوں پر رکھ کر لیٹ گیا

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

نوال نے ایک نظر اپنے قدموں میں پڑے تکیے کو دیکھا، یہ اسی بیڈ شیٹ کے ساتھ کا تکیہ تھا جو اس نے شاپنگ کرتے ہوئے خود پسند کیا تھا۔ایک دم اس کے اندر کی نوال ہاشمی جاگی۔

"میرے باپ کی کمائی کو کس طرح اپنے پیروں میں رول رہا ہے یہ" یہی سوچتے وہ دندناتی ہوئی اس تک پہنچی اور اس کا ہاتھ جھٹک کر اس کے آنکھوں سے ہٹایا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ مجھے خرید کر لائے ہو جواب میرے ساتھ یہ صوفہ صوفہ کھیلو گے۔۔مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہے جو میں اتنا مہنگا جہیز تمہارے گھر میں لے کر آئی۔اتنا مہنگا میک اپ کروایا۔ صبح سے اتنے بھاری جوڑے میں بیٹھے بیٹھے میری کمر اکڑ گئی۔اور تم میرا لایا ہوا تکیہ میرے منہ پر ہی مار کر مجھے میرے بیڈ سے ہی بے دخل کر رہے ہو۔۔تمہاری اتنی جرآت؟؟ تم جیسوں کو تو میں کچا چبا کر ڈکار بھی نہ لوں تم نے سمجھا کیا ہے نوال ہاشمی کو؟؟" خونخوار لہجے میں گلا پھاڑ کر چیختی وہ اسے گنگ کر گئی تھی

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

اسے تو لگا تھا کہ وہ ہر مشرقی لڑکی کی طرح آنسو بہا کر اس کی ہر بات مانے گی۔۔ مگر یہ کون سی مصیبت اس کے گلے پڑ گئی تھی۔

"ماں باپ اتنا خرچہ کر کے، اتنا بڑا جگر کر کے اس لئے بیٹی کو رخصت کرتے ہیں نا تا کہ تم جیسے سستے عاشق ان سے اپنی پہلی ناکام محبت کا بدلہ لیں" وہ طنزیہ اسے کہہ رہی تھی۔ پہلی محبت والی بات اسنے اندازاً کہی تھی مگر یحییٰ کے تو زخموں پر اس نے گویا نمک چھڑک دیا ہو۔

"اپنے جہیز کا زیادہ رعب جمانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں، یہ میرا کمرہ ہے سمجھیں" وہ ذرا دبے سے لہجے میں بولا۔ نوال نے اس کی بات سن کر سر اثبات میں ہلایا اور بازو فولڈ کرتی ہوئی دروازے تک پہنچی

"ٹھیک ہے تو ابھی اور اسی وقت میرا سامان اپنے کمرے سے نکالو۔۔ بلکہ ٹھہرو میں خود نکالتی ہوں" کہنے کے ساتھ ہی وہ صوفے کو گھسیٹنے لگی۔

یحییٰ کو فوراً حالات کی نزاکت کا اندازہ ہوا اس نے آگے بڑھ کر اسے روکا۔

"کیا کر رہی ہو؟ پاگل ہو گئی ہو کیا؟" وہ چیخ کر دبے دبے لہجے میں بولا

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

نوال نے اس کے ہاتھ پر اپنے تیز ترار دانتوں سے کاٹ کر اپنا منہ آزاد کروایا۔

"ٹھیک ہے جاؤ سو جاؤ بیڈ پر میں صوفے پر سو جاتا ہوں" یحییٰ نے گھٹنے ٹیکتے ہوئے کہا

"یہ احسان کس پر کر رہے ہو؟؟ مت بھولو کہ وہ صوفہ بھی میرا ہی ہے" اپنا آپ اس سے آزاد کرواتی اسے تقریباً دھکیلتی ہوئی وہ بیڈ کی طرف بڑھی ایک گلاس پانی پی کر وہ چادر سر تک تان کر لیٹ گئی۔

یحییٰ کو سمجھ نہ آئی کہ وہ بیڈ پر جائے یا صوفے پر کیونکہ صوفہ اس کے قابل۔۔ نہیں نہیں وہ صوفے کے قابل نہیں تھا۔ اس بات کا اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی بیوی اپنے جہیز کی بہت پیاری ہے اور فلحال وہ اس کے جہیز کی توہین کر کے اپنی نیند خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔

بالآخر وہ سست روی سے چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور آرام سے بیڈ پر بیٹھ گیا۔ پانی کا ایک گلاس حلق میں انڈیلتے اس اپنے کھوئے ہوئے حواس بحال کرنے کی

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

کوشش کی۔چت لیٹ کروہ خود سے ایک ہاتھ کی دوری پر لیٹی اپنی بیوی کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔

نوال نامی اس بلا کو وہ سمجھنے کی کوشش کررہا تھا جسے اس کی ماں بہت چاہ سے پسند کر کے بیاہ کر لائی تھیں۔وہ تو اس کے اخلاق کی تعریفیں کرتی نہ تھکتی تھیں۔اور یحییٰ ابھی لیٹا ہوا ان سب خوبیوں کو نوال میں ڈھونڈ رہا تھا جو اس کی ماں کی بیان کی ہوئی تھیں، مگر شائید نہیں یقیناً وہ اپنا لہجہ اور الفاظ بھول چکا تھا۔دوسری طرف نوال اس کے لہجے اور رویے کو پسِ پشت ڈال کر اسے بھاڑ میں بھیج کر سکون سے سو رہی تھی۔کیونکہ نوال ہاشمی کے لئے اس کی نیند سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں تھا۔

صبح جب اس کی آنکھوں کھلی تو میاں جی اس کی_

www.novelsclubb.com

طرف کروٹ لئے نیند میں مشغول تھے۔نوال نے میاں جی کی رات کی حرکت یاد کی تو غصے کی ایک لہر اس میں عود آئی۔اسنے بنا سوچے سمجھے اپنی کہانی یحییٰ کی ناک پر پورے زور سے ماری اور جلدی جلدی اٹھ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

یحییٰ جورات کو نوال کے ڈر سے بمشکل سویا تھا اس ظلم پر کراہ کر سیدھا ہوا۔نوال کی کہنی سیدھی اس کی ناک پر لگی تھی۔اٹھتے ہی اسے تارے نظر آنے لگے مگر ان تاروں کو دکھانے والی کہیں نظر نہ ائی۔شائید وہ واشروم میں تھی۔اس سے پہلے کہ یحییٰ جوابی کارروائی کرتا دروازے پر دستک ہوئی۔اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو ناعمہ بیگم انہیں اٹھانے آئی تھیں۔

اس کے بعد سے وہ کمرے سے نکلا تو پھر فنکشن پر ہی ایک دوسرے کو دیکھنا نصیب ہوا۔مگر نوال کی خونخوار نظروں اور حرکتوں کی وجہ سے یحییٰ نے فاصلے پر رہنے میں ہی عافیت جانی۔

ولیمہ بھی بخیر و عافیت ہو چکا تھا۔رمضان میں کچھ دن ہی تھے اس لئے ان کا ہنی مون ڈیلے ہو چکا تھا۔

سارے کام معمول پر آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

آج وہ کچن میں آئی تھی تاکہ ناشتے میں اپنی ساس کی ہیلپ کر سکے۔ارم آج یونیورسٹی جارہی تھی نہیں تو اتنے دن انہوں نے اسے کسی کام کو ہاتھ تک نہ لگانے دیا۔میاں جی کی نسبت گھر کے سب افراد ہی بہت اچھے تھے۔

"نوال بیٹا آپ کام چھوڑو اور بس یحییٰ کو اٹھادو جاکر" ناعمہ بیگم نے اسے کام کرتے دیکھ منع کیا تو وہ میاں جی کو اٹھانے کمرے کی طرف چل دی جہاں وہ بالکل تیار کھڑا تھا۔

"باہر آکر ناشتہ کر لو جلدی" ایک نظر اس کی تیاری پر ڈالتی وہ شان بے نیازی سے کہتی واپس بھی جاچکی تھی۔یحییٰ نے سر جھٹکا۔ان کے تعلقات شروع دن کی طرح ہی تھے۔نوال کے خونخوار تیور اور حرکتیں۔سب ویسا ہی تھا۔مگر یحییٰ بھی کیا کر سکتا تھا۔اب گلے پڑا ڈھول بجانا تو تھا ہی۔

www.novelsclubb.com

شام میں وہ بہت اسرار پر شام کی چائے بنانے آئی تھی۔ارم بھی اس کی مدد کے لیے اس کے پیچھے ہی آئی تھی۔وہ تو ویسے بھی بھابھی کی دیوانی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے بھابھی آپ کے آنے سے پہلے مجھے بھائی کی بہت ٹینشن تھی مگر اب نہیں رہی۔مجھے یقین ہے آپ بھائی کو سنبھال لیں گی"ارم کی بات پر نوال نے کان کھڑے کئے۔

"کیا اسے کوئی موضی مرض ہے"اس نے دل میں سوچا مگر بظاہر مسکرا کر ارم کو دیکھا

"آپ کو پتہ ہے بھائی کے آفس میں ان کی ایک کولیگ تھی رامین بھائی کو بہت اچھی لگتی تھی جس دن بھائی اسے پرپوز کرنے والے تھے اسی دن بھائی کو پتہ چلا کہ وہ آفس سے اپنی شادی کی چھٹیاں لیکر گئی ہے۔میں اور بھائی بہت کلوز ہیں وہ اپنی ہر بات مجھ سے شئیر کرتے ہیں رامین والی بھی کی تھی۔مجھے بہت دکھ ہوا تھا۔لیکن اب میں بہت خوش ہوں کہ آپ بھائی کی زندگی میں آئی ہیں"ارم نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنی بھائی کی موت کا پروانہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنی پیاری بھابھی کے ہاتھوں میں دے رہی ہے۔نوال نے شیطانی مسکراہٹ سے ارم کو اپنے ساتھ لگایا۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"ارے تم کیوں پریشان ہوتی ہو میں ہوں نا(تمہارے بھائی کا خون چوسنے کے لیئے)"

ساری گتھیاں سلجھ گئی تھیں۔اب اسے بس ان سلجھی ہوئی گتھیوں کو ایک ایک کر کے یحییٰ کے سر پر مارنا تھا۔

اور یہ کام بھی اس نے بہت جلد ہی کر دیا تھا۔شام کو جیسے ہی یحیی کمرے میں داخل ہوا نوال نے اپنا موبائل کان کے ساتھ لگا کر بولنا شروع کر دیا

"کیا تمہارے بھائی کو بھی ایک لڑکی دھوکہ دیکر چلی گئی۔۔اوہو یہ رامین نام کی لڑکیاں ہوتی ہی ایسی ہیں۔پتہ ہے میرے ایک جاننے والے تھے ان کو بھی ایک رامین نام کی لڑکی نے دھوکہ دیا تھا پھر اس کی شادی ہو گئی لیکن اس نالائق انسان نے اپنی بیوی کو کوئی اہمیت نہیں دی بلکہ ہر وقت وہ اس رامین کے خیالوں میں کھو یا رہتا تھا"رامین لفظ ادا کرتے ہوئے وہ دانت ایسے پیس رہی تھی جیسے رامین اس کے دانتوں کے بیچ ہو۔رامین لفظ پر یحییٰ نے کام کھڑے کیئے

www.novelsclubb.com

"پھر کیا اس کی بیوی نے اس کی ٹانگ توڑ دی اس کی" بال جھٹک کر کہتی وہ بظاہر یحییٰ کو وارن کر رہی تھی۔یحییٰ کو بے ساختہ اندازہ ہوا کہ یا تو اس نے ایک غلط لڑکی کو پسند کر لیا تھا یا پھر اس نے ایک غلط لڑکی سے شادی کر لی تھی۔

آج اس کا آفس میں پہلا دن تھا۔اسے آفس کی_

طرف سے ہی ایک فلیٹ ملا تھا جہاں پر اس سے پہلے بھی ایک لڑکا رہائش پذیر تھا اب فیضی نے اس کے ساتھ یہ فلیٹ شئیر کرنا تھا۔آفس کے ورکرز کے ساتھ اس کا تعارف ہو چکا تھا۔اس کے دو باس تھے۔معیز جو کہ شادی شدہ تھا اس کی بیوی کا نام زہرہ تھا اور یحییٰ جس کی ابھی ابھی شادی ہوئی تھی۔ان کے علاوہ باقی چند ورکرز تھے جن میں لڑکیاں بھی تھیں اور لڑکے بھی۔آج اس کا پہلا ورکنگ سے تھا۔بلو جینز کے اوپر گرے شرٹ پہنے کلائی پر گھڑی لگائے وہ نروس سا اپنے کیبن میں داخل ہوا۔بریک کے

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

دوران اسے جو باتیں سننے کو ملیں وہ کافی حیران کن تھیں۔ایک ورکر سرگوشی میں دوسری سے کچھ کہہ رہی تھی۔

"تمھیں پتہ ہے آج معیز سر کے شرٹ کے کف گیلے تھے اور جینز کے پائنچے بھی"

"برتن دھو کر آئے ہوں گے سر"دوسری ورکر نے نارمل سے لہجے میں جواب دیا

فیضی نے حیرانگی سے ان کی باتیں سنی۔ بھلا اتنی بڑی کمپنی کے مالک کو کیا ضرورت ہے خود برتن دھونے کہ جبکہ اس کی بیوی بھی ہے۔۔ مگر یہ گتھیاں بھی جلد ہی سلجھ گئیں۔

رمضان کا چاند نظر آگیا تھا ہر کوئی اپنے پیاروں کو مبارک باد دے رہا تھا اس نے بھی ابھی ابھی گھر والوں سے اور ماہی سے بات کی تھی۔اس کی ماں نے اسے امید دلائی تھی کہ تمہارے ابا مان جائیں گے۔یہ بات اس نے ابھی تک ماہی سے چھپائی تھی وہ اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"معیز بتادو سحری بنایا کروگے یا افطاری؟" زہرہ نے لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ معیز نے ایک بے بس سی نظر اپنی چہیتی بیوی پر ڈالی۔

اب معیز کی کہانی بھی سن لیں۔

وہ اور زہرہ خالہ زاد ہیں۔ بچپن میں معیز کے والدین کے انتقال کے بعد سے ہی معیز اپنی خالہ رابعہ کے گھر قیام پذیر ہے۔ زہرہ اور اشعر دو بہن بھائی تھے۔ رابعہ بیگم اور موسیٰ صاحب نے زہرہ، اشعر اور معیز میں کبھی فرق نہ کیا تھا۔ وقت گزرتا گیا اور زہرہ اور معیز کی دوستی محبت میں بدلی۔ گھر والے بھی راضی تھے تو سب کی باہم خواہش پر ان کی شادی کر دی گئی۔ جتنے سبز باغ شادی سے پہلے شادی شدہ زندگی کے اس نے اپنے دوستوں سے سن رکھے تھے وہ سارے سیاہ باغ میں بدل گئے۔ نجانے زہرہ کو نوکری کا کیا جنون سوار ہوا اس نے کہا کہ وہ بھی ایک بزنس وومن بنے گی۔ ایک کامیاب بزنس وومن۔ رابعہ بیگم کا آبائی گھر وہ رخصتی پر چھوڑ چکے تھے اس پر بھی رابعہ بیگم بضد تھیں مگر زیادہ خواہش زہرہ کی تھی۔ خیر شادی کو ابھی

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

محض 3 ماہ ہی ہوئے تھے کہ زہرہ نے خود کو گھن چکر بنالیا۔۔ نہیں نہیں گھر کے کاموں میں بالکل نہیں بلکہ بزنس وومن بننے کے چکروں میں۔ سارا دن وہ دونوں گھر سے باہر رہتے اور شام کو جب آتے تو خالی کچن ان کا منہ چڑا رہا ہوتا۔ بہتیرا سمجھایا معیز نے کہ کن چکروں میں پڑ گئی ہو مگر وہ آگے سے کہہ دیتی تم وہی روایتی مردوں کی طرح عورت کو ترقی کرتا نہیں دیکھ سکتے۔ یہ محبت تھی یا پتہ نہیں کیا وہ خاموش ہو گیا۔ باہر کے کھانے سے اسے مسلہ ہوتا تھا تو وہ روانہ زہرہ کے آنے سے پہلے گھر آتا اور ڈنر بناتا۔ ناشتہ بھی انہوں نے بانٹا ہوا تھا۔ سارا دن باہر رہنے اور صبح بھی جلدی جانے کی وجہ سے وہ کوئی کام والی بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔ کام والی صرف اتوار کو آتی اور ہفتے بھر کے کپڑے اتوار کو دھو کر چلی جاتی۔ جس اتوار وہ نہ آتی اس اتوار معیز کو اپنا آرام قربان کر کے گھر کی صفائی کرنا پڑتی۔ اس کی صفائی پسند طبیعت کو یہ گوارہ نہیں تھا کہ صبح کے ناشتے کے برتن شام تک ویسے ہی پڑے رہیں۔ اس لئے وہ ہر ممکن کوشش کرتا آفس جانے سے پہلے گھر کو صاف کرنے کی۔ اس کاروائی کے دوران چند آثار اس کے کپڑوں پر بھی لگ جاتے

www.novelsclubb.com

اور آفس میں ہونے والی چہ میگوئیاں کے بارے میں بھی وہ جانتا تھا مگر اس نے لوگوں کی باتوں کو سننا چھوڑ دیا تھا۔اب چونکہ رمضان شروع ہونے والا تھا تو ان کی سحری اور افطاری بنانے کی باری کے بابت زہرہ پوچھ رہی تھی۔

"سحری" کچھ سوچ کر اس نے سحری ہی سوچا

"اوکے ٹھیک ہے۔اور سحری کے برتن میں دھوں گی اور افطار کے تم"

زہرہ نے برتنوں کی تقسیم بھی کر دی جس پر وہ بھی راضی ہو گیا تھا۔

"لیکن میں بازار کا کچھ نہیں کھاؤں گا" معیز نے اسے وارن کیا کہیں افطاری کے وقت وہ کچھ آرڈر ہی نہ کر دے۔

"اوکے اوکے" زہرہ نے حامی بھری تو معیز نے سکھ کا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

آج نوال کے گھر والوں نے ان کے لئے افطار کی دعوت رکھی تھی۔دعوتوں کا سلسلہ تو شادی کے بعد سے ہی شروع تھا مگر اس کا میکہ پہلی دفعہ اس کی دعوت کر رہا تھا۔نوال تو خوشی خوشی میں تیار ہی بہت ہو رہی تھی کیونکہ اس

www.novelsclubb.com

نے اپنی چند دوستوں کو بھی اپنے گھر بلوایا تھا۔ابھی وہ تیار ہو رہی تھی جب یحییٰ کمرے میں داخل ہوا۔یحییٰ شروع دن کی طرح اس پر طنز ہی کر رہا تھا اور وہ اینٹ کا جواب گرنیڈ سے دے رہی تھی۔

"ہم افطاری پر جا رہے ہیں ولیمے پر نہیں جو تم اتنا میک اپ کر رہی ہو،اور فائدہ کیا اتنا کچھ لگانے کا رہنا تو تم نے وہی ہے فاقے زدہ چوہیا" اسے بلش آن لگاتے دیکھ یحییٰ نے طنز سے کہا

"افطار پر جا رہی ہوں، تمہارے قل پر نہیں جو میک اپ نہ کروں،اور اگر میرے منہ پر میک اتنا ہی برا لگ رہا ہے تو یہ لو خود لگا لو" وہ بھی نوال تھی اپنے نام کی ایک۔

یحییٰ تو اپنے چہرے پر گلابی بلش آن اور لال لپ اسٹک تصور کر کے ہی جھر جھری لے اٹھا۔

"انتہائی گھٹیا لگتے ہیں مجھے وہ مرد جو عورتوں کے میک اپ کو پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں۔ بھئی اتنا جلنے کی کیا ضرورت ہے عورتوں کی چیز ہے عورتیں ہی

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

لگائیں گی۔اگراتنی ہی جلن ہے تو خود بھی لگا لیا کرو" اتنے تیز ہاتھ نہیں چل رہے تھے جتنی تیز زبان۔۔

اور یحییٰ تو خود کے لیے" گھٹیا" لفظ سن کر ہی تپ اٹھا۔۔

"مردوں کو عورتوں کے میک اپ سے کوئی ایشو نہیں ہے بس اس کی مقدار سے ہے،اور تمہیں شوہر سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے؟"یحییٰ نے سخت چتونوں سے گھورتے ہوئے پوچھا

"ہونہہ تمیز۔۔تمیز سے بات کرنے کے لئے سامنے والے کا عزت دار ہونا بہت ضروری ہے" بال کنگی کرتے منہ بگاڑ کر ایک اور وار کیا گیا تھا جو سیدھا نشانے پر لگا تھا۔

اس سے پہلے یحییٰ کوئی جوابی کاروائی کرتا ناعمہ بیگم دستک دیتی کمرے میں داخل ہوئیں۔انھیں دیکھ کر ہی نوال نے اپنی ٹون بدلی اور چہرے پر مسکینیت سجالی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں ٹھیک ہے اگر آپ کو نہیں پسند میرا میک اپ تو میں ریموو کر دیتی ہوں "نہایت اداس لہجے میں تقریباً روہانسی آواز میں کہا گیا۔یحیٰی تو اس کے بدلے تیور دیکھ کر ہی گنگ رہ گیا کہ آخر اچانک اس لڑکی کو ہو کیا گیا جو اس قدر فرمانبرداری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

"نوال بیٹا تیار ہو گئی ہو۔ماشاءاللہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے "اندر آتے انہوں نے نوال کو مخاطب کیا

"جی امی۔۔مم میرا مطلب نہیں میں یہ میک اپ ریموو کر کے آتی ہوں آپ جائیں "تقریباً گلوگیر لہجے میں جواب دیا گیا اور ساتھ ہی اپنے نادیدہ آنسو بھی صاف کیئے۔

"کیوں بھئی اتنی پیاری تو لگ رہی ہو میک اپ کیوں ریموو کرنا ہے "ناعمہ بیگم نے حیرت سے پوچھا

"وہ دراصل امی ان کو میرا میک اپ پسند نہیں آیا اور شوہر کی بات ماننا تو فرض ہے نا"نہایت معصومیت کے ساتھ کہا گیا۔اور یحیٰی تو اس کی اس قدر

www.novelsclubb.com

ایکٹنگ پر ہی عش عش کرا ٹھا۔ یہ لڑکی روزہ رکھ کر بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتی۔

اس کی بات سن کر ناعمہ بیگم نے یحیی کو سخت چتونوں سے گھورا۔

"کیوں بھئی تمھیں کیا مسئلہ ہے میری بیٹی کے میک اپ سے؟"

"مجھے کیا مسئلہ ہوگا امی آپ کی بیٹی کے میک اپ سے۔۔" دانت پیس کر کہتے اپنے کپڑے لیکر ڈریسنگ روم میں گھسا۔ ناعمہ بیگم نے اس کی کلاس بعد میں لینے کا سوچا اور نوال کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"اس گدھے کی باتوں کو دل پر نہ لیا کرو میری جان۔ بس تم جلدی سے تیار ہو کر آجاؤ" پیار سے اس کی ٹھوڑی کو چھو کر انہوں نے کہا اور اس نے معصومیت سے سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"شرم تو نہیں آتی نہ تمھیں روزہ رکھ کر جھوٹ بولتے ہوئے۔ بخشی نہیں جاؤ گی تم کسی صورت بھی۔ دوزخ کی دنبی" ناعمہ بیگم کے جانے کے بعد وہ کپڑے بدل کر ڈریسنگ روم سے نکلا تو وہ جوتے پہن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کچھ لوگوں کے ساتھ رہ رہ کر بے شرم ہوگئی ہوں۔اور میری بخشش کو چھوڑو روزِ قیامت مجھ سے نیکیاں مانگتے پھروگے تم۔۔اور یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں خالی ہاتھ لوٹادوں گی۔میں بہت دیالو ہوں۔۔اپنی بخششش کے بعد کی ساری نیکیاں تمہیں دھان کردوں گی۔۔کیا یاد کروگے تم کہ کس سخی سے پالا پڑا تھا تمہارا۔یونو نوال ہاشمی جیسا کوئی نہیں ہے" ہاتھ نچانچا کر کہتی وہ اسے زہر لگ رہی تھی۔

"نیکیاں پھر بانٹ لینا پہلے پیچھے ہوجاؤ میں بھی بال کنگی کرلوں" اسے پھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوتے دیکھ یحییٰ نے تنگ آکر کہا

"زیادہ رعب جھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔یہ ڈریسنگ ٹیبل میرا ہے۔میں جہیز میں لیکر آئی ہوں۔یہ بیڈ، یہ صوفہ اور اس کمرے کی ہر چیز۔۔نہیں تقریباً ہر چیز میری ہے" ہر بار کی طرح اس بار بھی سب کچھ کی بجائے تقریباً سب کچھ کہا، کیونکہ کمرے میں موجود الماری جو کہ دیوار میں ہی نسب تھی وہ اس کے جہیز کی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کا "میرا جہیز" والا ریڈیو اسٹیشن آن ہوتے دیکھ یحییٰ نے ہاتھ جوڑے۔اور بال کنگی کرتا کمرے سے بھاگتے ہوئے نکلا۔ پیچھے سے نوال بیگم نے کندھے اچکا دیئے۔

دن اسی طرح گزر رہے تھے۔اس کی ماہی اور گھر والوں سے روز بات ہوتی تھی۔وہ روز ہی معیز کی رن مریدی (بقول چند لوگوں کے) اور اس پر ہونے والے ظلم (بقول دیگر لوگوں کے) کی نئ سے نئ داستان سن رہا تھا۔اس کے آفس کے جتنے بھی شادی شدہ مرد تھے وہ تو یہی کہہ رہے تھے کہ انسان کھائی میں کود جائے مگر شادی نہ کروائے۔وہ اچنبھے سے سوچتا بھلا یہ کیا بات ہوئی۔اتنا کیا ڈرنا شادی سے۔اسے کے فلیٹ کے ساتھ والا فلیٹ معیز کا تھا۔آج اسے کچھ فائلز پر اس کے دستخط چاہئے تھے تو وہ اس کے گھر کی طرف ہی چل دیا۔اس سے پہلے کے وہ بیل

www.novelsclubb.com

بجاتا دروازہ کھل چکا تھا اور زہرہ باہر نکلی تھی ایک پل تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر گھبرا گئے مگر پھر اس نے اپنا تعارف کروایا تو زہرہ نے اسے اندر جانے دیا۔ وہ خود بھی ابھی ایک دوست کے ہاں جا رہی تھی۔ وہ اندر آیا تو معیز اسے کہیں نظر نہ آیا۔ البتہ کچن سے پانی گرنے کی آواز ضرور آ رہی تھی۔ وہ کچن میں ہی چلا آیا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔ اس کے سامنے شادی شدہ زندگی کا ایک ٹریلر چل رہا تھا۔ معیز ایپرن باندھے ہاتھ میں ڈش واشر پکڑے پلیٹیں دھو رہا تھا۔ اسے دیکھ کر فیضی کو بے ساختہ "فارس غازی" کا خیال آیا۔ اس نے اپنے دل ہی دل میں معیز کو فارس لائٹ کا خطاب بھی دے دیا تھا۔

آہٹ پر معیز نے دیکھا تو فیضی آنکھوں میں حیرانگی اور ایک انجانہ سا خوف لئے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے فیضی آؤ بیٹھو۔۔" معیز نے اپنا ایپرن اتار کر اسے بیٹھنے کا کہا۔ فیضی بیٹھ تو گیا مگر دماغ اس کا ابھی بھی گھوم رہا تھا۔ تو یہ حقیقت ہے شادی کی۔ شادی سے پہلے جو میں دہی کے شاپر لاتا ہوں شادی کے بعد وہ ختم نہیں

www.novelsclubb.com

ہوں گے بلکہ ان میں اضافہ ہو گا پیمپر اور دھنیے کے شاپروں کا۔۔اسے اپنے

ایک کولیگ کی بات یاد آئی

"لڑکے تو پیدا ہی دہی لانے کے لیے ہوئے ہیں"

وہاں سے جب وہ واپس اپنے فلیٹ میں آیا تو ماہی کا فون آرہا تھا۔اور زندگی

میں پہلی دفعہ فیضی نے ماہی کا فون نہیں اٹھایا۔

گھر کے سب بڑے اندر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عثمان اور یحییٰ باہر گئے تھے۔

کھانے سے فارغ ہو کر لڑکیاں باہر لان میں آگئی تھیں۔اس کی دوستیں اس

سے ٹوہ لینے کے چکروں میں تھیں۔ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے

جب یحییٰ اور عثمان بھی وہیں آگئے۔

اس کی ایک دوست نے اپنا فون پکڑا اور بولی

"لاؤ میں تمہاری اور یحییٰ بھائی کی تصویر بناؤں" اس نے کہا تو نوال نے

جھٹ اس کا فون چھین کا اسے اپنا فون تھما دیا۔اور یحییٰ کے بازو کے ساتھ

www.novelsclubb.com

لگ گئی۔یحییٰ اس کی جرات پر حیران تھا۔عثمان شاید کوئی ضروری کال سننے سائیڈ پر ہوا تھا۔

اس کے دیکھنے پر نوال نے بظاہر مسکراتی جبکہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔اپنی بیوی کی خونخوار دھمکی کو محسوس کر کے یحییٰ نے اپنا بازو اس کے گرد رکھا اور اس کی دوستیں اتنے میں ہی جل بھن گئیں۔اس نے یہ حرکت کی ہی اسی لئے تھی تاکہ وہ جل سکیں۔

نفیسہ بیگم کی طرف سے ملنے والی خبر اس کے لئے انتہائی غیر متوقع تھی۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ ابا واقعی مان جائیں گے مگر وہ مان چکے تھے۔اور اب وہ ایسا نہیں چاہتا تھا جیسا نقشہ اس کے ذہن میں لوگوں نے شادی شدہ زندگی کا کھینچ دیا تھا وہ تو واقعی اب کبھی شادی نہ کرتا۔اور اوپر سے پسند کی شادی۔۔پسند کی شادی میں تو واقعی کتے والی ہوتی ہے بندے کی۔۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

مگراب نفیسہ بیگم بھی بضد تھیں کہ وہ ماہی کو ہی اپنی بہو بنائیں گی۔ فیضی کو لگ رہا تھا کہ اپنی پسند بتا کر اس نے غلطی کی ہے۔

آج وہ آفس سے لیٹ آیا تھا افطار وہ آفس میں ہی کر چکا تھا۔ ابھی تقریباً عشا سے پہلے اس کی واپسی ہوئی تھی۔ آج کا دن واقعی بہت ہیکٹک تھا۔ دکھتے سر کے ساتھ وہ کمرے میں داخل ہوا تو نوال موبائل میں بزی تھی۔ تھکے سے انداز میں اس نے گلے میں پڑی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا۔

نوال نے سلام لیا تھا جس کا وہ سر ہلا کر جواب دے چکا تھا اور یہیں پر نوال میڈم کا پارہ ہائی ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

کسی اور کو دکھانا، مجھ میں تم سے attitude" او ہیلو۔ بات سنو میری اپنا یہ زیادہ نخرہ ہے۔ سلام کا جواب دیتے ہوئے منہ دکھتا ہے تمہارا" موبائل

www.novelsclubb.com

چھوڑ کر گھٹنوں کے بل بیڈ پر کھڑی ہو کر وہ یحییٰ سے بات کر رہی تھی، لڑ نہیں رہی تھی، کیونکہ نوال کو کہاں لڑنا آتا ہے؟

"اور اکڑ کس بات پہ رہے ہو تم اتنا۔۔ذرا سوچو آج رات تم سوؤ اور صبح اٹھو ہی نہ۔۔ پتہ ہے کیوں؟" نہایت پر تجسس اور پر شوق لہجے میں سوال کیا گیا

"کیونکہ میں تکیہ رکھ کر تمہارا جنریٹر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دوں گی" محبت میں ڈوبے لہجے میں اس کے خراٹوں کو نشانہ بنایا گیا۔اور یحییٰ تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کے مصداق،،بظاہر یہ معصوم اور خوبصورت لڑکی کی سوچ کیسی تھی۔

"یا پھر میں تمہاری شہ رگ پہ ایک مکا مار کر تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پر سکون کر دوں گی" مسکراتے ہوئے لہجے میں وہ اس کے قتلوں کا مینیو تیار کر رہی تھی۔

"اور پتہ ہے مجھ سے کوئی پوچھے گا بھی نہیں کہ کیا ہوا۔کیونکہ مجھے تو رونے سے ہی فرصت نہیں ملے گی نا۔۔ میرا معصوم، پیارا اتنا خیال رکھنے والا شوہر

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

جہنم واصل ہو گیا، میں کہاں کوئی بیان دینے کے قابل رہوں گی" اپنے نادیدہ آنسو صاف کرتے ہوئے وہ گلو گیر لہجے میں بولی

"میں نے تو کہہ دینا ہے کہ واشروم میں گر گئے تھے، واش بیسن کا کنارہ لگا شہہ رگ پہ، اور ہڈی ٹوٹ گئی" منہ پر کپڑا رکھ کر اب وہ باقاعدہ ہچکیاں لے رہی تھی۔

"میرے مرنے کے بعد سب سے پہلا شک تم پر جائے گا اور اگر یہی سب میں تمہارے ساتھ کروں تو؟" یحییٰ خیالوں میں ہی اپنے تیجے سے واپس آیا اور طنزیہ لہجے میں اس سے پوچھنے لگا

"ہاہاہا۔ ناممکن بھلا میں غریب، معصوم سی، کمزور سی، شوہر کی ہاں میں ہاں ملانے والی لڑکی کہاں شوہر کو مار سکتی ہوں، جس نے آج تک کاکروچ نہیں مارا۔۔ اور رہی بات مجھے مارنے کی تو میرے قتل کے بعد پہلا شک تم پر ہی جائے گا مسٹر یحییٰ، کیونکہ آپ اس بیوی کو پسند نہیں کرتے تھے آپ کسی اور سے محبت کرتے تھے اور مقتولہ نوال ہاشمی کو آپ پر مسلط کیا گیا تھا۔"
ہاتھ نچا نچا کر کہتی وہ یحییٰ کو حیرت میں ڈال گئی۔ ضرور یہ لڑکی پچھلے جنم میں

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

بہت بڑی مجرم رہ چکی ہو گی۔ مگر اب اس کی حیرت کم ہوتی جا رہی تھی کیونکہ اس طرح کے ڈرامے اسے تقریباً ہر روز دیکھنے کو ملنے لگے تھے۔ آخر کار وہ دا گریٹ نوال ہاشمی کے ساتھ رہ رہا تھا۔

"اچھا بس کرو ستی پھولن دیوی اور جاؤ چائے بنا کر لاؤ" ڈھیلے انداز میں بیڈ پر بیٹھتا وہ اس بلا کو اپنے سر سے اتارنا چاہتا تھا۔

"ہائے اللہ۔۔ میرے جہیز کے بیڈ پر آہستہ بیٹھا کرو گینڈے۔۔ اگر یہ ٹوٹ گیا تو میں واقعی تمہاری شہ رگ کی ہڈی توڑ دوں گی" اس کے بیٹھنے کے انداز پر وہ تلملا کر بولی

یحییٰ تو اس کی "میرا جہیز" کی رٹ سے ہی تنگ آ چکا تھا۔

"اگر ٹوٹ جائے گا تو نیا لے لوں گا میں تم جاؤ میرا سر درد کر رہا ہے چائے لیکر آؤ" یحییٰ اس سے بحث کر کے اپنے دماغ کی دہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"وہ جو تم نیا لے لو گے نا، وہ میرے جہیز کا نہیں ہو گا سمجھے، اور اگر تم اپنے بیٹھنے کا طریقہ نہیں بدل سکتے تو وہ اس کونے میں اپنا بیڈ لگا لو" ہاتھوں کو لمبا

www.novelsclubb.com

کر کر کے بولتی وہ اسے زہر لگ رہی تھی۔اس کے کمرے میں جانے کے بعد یحییٰ نے پیچھے سے تکیہ پکڑ کر مارنا چاہا جب وہ یکدم مڑی تو یحییٰ نے اسی تکیے کو خود میں بھینچ لیا۔نوال پھر تن فن کرتی اس کے سر پر پہنچ گئی

"اس تکیے کو اپنی محبوبہ سمجھنا چھوڑ دو، جس طرح تم نے اسے دبوچا ہے اس کی روئی کی تہہ خراب ہو جاتی ہے اور میرے جہیز کا سیٹ بھی خراب ہو جانا ہے اور میں پھر تمہیں سلامت نہیں رہنے دینا سمجھے؟"اس سے تکیہ چھین کر آرام سے بیڈ پر رکھتی وہ کمرے سے نکل گئی۔یحییٰ نے بالآخر سکون کا سانس لیا۔

"شادی کر کے زندگی برباد ہو گئی ہے میری تو، پتہ نہیں وہ کون لوگ ہوتے ہیں جن کی بیویاں ان کے آنے سے پہلے چائے پانی لیکر تیار بیٹھی ہوتی ہیں، میری والی تو میرے قتل کے منصوبے بنا کر بیٹھی ہوتی ہے"خود کلامی کرتا وہ اس وقت واقعی قابل رحم لگ رہا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

آج رابعہ بیگم ان سے ملنے آئی ہوئی تھیں مگر معیز کو گھر کی صفائی کرتے دیکھ وہ انتہائی شرمندہ ہوئیں۔

آج اتوار تھا آفس سے چھٹی تھی اور کام والی آج نہیں آئی تھی، زہرہ کل رات دیر تک اپنا آفس کا کام کرتی رہی تھی اس لئے سحری کرنے کے ساتھ ہی وہ سو گئی تھی۔ معیز نے خود ہی برتن دھوئے تھے اور اب وہ صفائی کر رہا تھا۔

"آیئے خالہ بیٹھئے۔ زہرہ ابھی ابھی سوئی ہے" وہ جانتا تھا خالہ زہرہ کو ڈانٹیں گی اس لئے وہ ہمیشہ اس کا بھرم رکھ جاتا تھا۔ کچھ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ کمرے میں آرام کرنے چلی گئیں تو معیز بھی مارکیٹ تک کچھ گروسری کرنے چلا گیا۔

"زہرہ مجھے تم سے اس قدر بدتمیزی اور بے وقوفی کی بالکل امید نہیں تھی" رابعہ بیگم اور زہرہ مل کر افطاری بنا رہی تھیں جب انہوں نے اسے سخت لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

"میں نے کیا کیا ہے" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی

"بیویاں گھر سنبھالتی اچھی لگتی ہیں اور تمہیں پتہ ہے آج میں نے اسے کام کرتے دیکھا تو مجھے کتنی شرمندگی محسوس ہوئی"

"کچھ خدا کا خوف کرو اگر وہ کچھ کہتا نہیں ہے تمہاری ہر بات مانتا ہے تو تم اس طرح کرو گی اس کے ساتھ "رابعہ بیگم آج اس ٹاپک کو ختم کرنا چاہتی تھیں

"پلیز ماما آپ اس کی طرف داری مت کریں۔ کیا ضروری ہے کہ عورتیں ہی گھر سنبھالیں؟ اگر میں اپنا کریئر بنانا چاہتی ہوں، اپنا نام بنانا چاہتی ہوں تو کیا غلط ہے؟"اس نے کباب فرائی کرتے سنجیدگی سے پوچھا

"ٹھیک ہے بناؤ کریئر اور پھر کل کو کیا ہو گا، اپنی ان حرکتوں کی وجہ سے تم معیز کی نظروں میں اپنا مقام کھو دو گی۔ گھر وہی عورت بسا سکتی ہے جو شوہر کی فرمانبردار ہوتی ہے۔'

"کیا ہو گیا ہے ماما؟ عورتیں آج کل مردوں کے شانہ بشانہ چل رہی ہیں۔ عورت بھی تو گھر سنبھالتی ہی ہے، اگر مرد اس کی مدد کردے تو اس

www.novelsclubb.com

میں کیا بری بات ہے؟اور ویسے بھی فائننشلی مرد کا ہاتھ بٹانا کچھ غلط نہیں ہے"اس نے دوبدو جواب دیا

"میری جان ہاتھ بٹانا غلط نہیں ہے، لیکن ان یہ ان کے لئے ہے جن کے مرد اس قابل نہیں ہیں کہ وہ اپنی عورتوں کی ضروریات پوری کر سکیں۔اور گھر سنبھالنے کی بات بھی تم نے خوب کہی۔ہر بات کو غلط رنگ نہیں دیتے ہیں۔وہ اس صورتحال کے لئے کہا گیا ہے کہ اگر عورت گھر سنبھالنے کے قابل نہ ہو تو۔بیمار ہو یا کوئی اور وجہ ہو۔

میری جان مرد کماتا اور عورت گھر سنبھالتی ہی اچھی لگتی ہے۔آج تم اپنے کرئیر پہ فوکس کرتی ہو اپنا نام بناتی ہو لیکن تم اپنا اصل کھو دو گی۔۔معیز کے دل میں وہ مقام کھو دو گی۔

www.novelsclubb.com

عورت کو کام کرنے سے منع نہیں کیا گیا مگر اس کی پہلی ترجیح اپنا گھر ہونا چاہیے ہاں اگر گھر کے کاموں کے ساتھ تم اپنی جاب لیکر چل سکتی ہو تو کرو جاب لیکن گھر کو پہلی ترجیح دو۔مجھے امید ہے کہ تمہیں میری باتیں سمجھ آئی

www.novelsclubb.com

ہوں گی اور اب مجھے تم شکایت کا موقع نہیں دو گی" رابعہ بیگم نے اس کا کندھا تھپکتے ہوئے کہا تو اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"کیا ہوا آج تم نے آفس نہیں جانا؟" سحری کرنے کے بعد اسے ڈھیلے انداز میں بیٹھے دیکھ کر معیز نے پوچھا

"نہیں میں آج آف لے رہی ہوں" اس نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔

رابعہ بیگم کی باتیں ابھی تک اس کی سماعتوں میں گونج رہی تھیں۔

"زہرہ آر یو اوکے" اس نے محسوس کیا کہ وہ کل سے کچھ پریشان سی تھی

زہرہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ہمم۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں۔ڈونٹ وری" اس نے مسکرا کر کہا تو معیز سر ہلاتا اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔

---

www.novelsclubb.com

شام کو جب وہ گھر آیا تو زہرہ افطاری بنا رہی تھی۔اسے دیکھ کر مسکرائی

"سلام علیکم "اس نے حیرت سے اس کا بدلہ ہوا روپ دیکھا

"وعلیکم السلام "اس نے مسکرا کر جواب دیا

"فریش ہو جاؤ جلدی افطار میں ٹائم کم ہی ہے "زہرہ کے کہنے پر وہ سر ہلاتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔

"میں نے جاب چھوڑ دی ہے۔"رات کو وہ دونوں ڈنر کر رہے تھے جب زہرہ کے کہنے پر معیز نے نوالا چھوڑ کر حیرت سے اسے دیکھا

"کیا واقعی ؟"اس نے حیران ہو کر بے یقینی سے پوچھا

"ہاں "اس نے مسکرا کر کہا

"مطلب اب مجھے برتن نہیں دھونے پڑیں گے ؟"معیز نے اپنے مطلب کی بات نکالی تو زہرہ نے تپ کر اسے دیکھا

"سوری یار ایکسائٹمنٹ میں میں ادھر ادھر نکل جاتا ہوں "اس نے خفیف سا سر جھٹکا تو زہرہ مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"یا میرے اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے اب میں بھی شادی شدہ انسان کے احساسات محسوس کر سکوں گا۔گھر آنے پر بیوی کے ہاتھ کی گرم گرم روٹیاں، چائے کا کپ۔۔" وہ اپنی سوچوں میں ہی اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا

عید کی چھٹیاں ہفتہ پہلے ہی ہو گئی تھی وہ بھی واپس آگیا تھا۔ماہی اس کے رویے کی وجہ سے نہایت پریشان تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ایسی کونسی وجہ ہے جس سے وہ اس سے دور ہو گیا تھا۔بہت سوچنے کے بعد بھی اسے ایسی کوئی بات نہیں مل رہی تھی۔آج اس نے اسے واپس آتے دیکھا تھا۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا کہ یہ اس کا ہی فیضی ہے جو اسے بتائے بغیر گھر آچکا ہے۔اپنی غلطی نہ ہونے کے باوجود وہ اس سے معافی مانگ چکی تھی مگر اب بس۔اس نے بھی ٹھان لیا کہ اب وہ بھی اسے نہ میسج کرنے گی اور نہ ہی کال۔

---

www.novelsclubb.com

"اماں آپ لوگوں کو اتنی جلدی کس بات کی ہے؟" وہ جب سے آیا تھا نفیسہ بیگم کوئی دسویں بار اسے بتا چکی تھیں کہ وہ ماہی کے گھر جانا چاہتی ہیں اب کی بار تو وہ جھنجھلا ہی گیا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا امیر اور تمہارے ابا کا آج ان کے گھر جانے کا پورا ارادہ ہے، عید میں کچھ دن ہی رہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ عید کے فوراً بعد کی ہی کوئی تاریخ لے لیں۔ تمہیں پتہ ہے کتنی مشکلوں سے منایا ہے میں نے تمہارے ابا کو" نفیسہ بیگم نے اسے ذرا خفگی سے کہا

4 بجے کے قریب وہ لوگ بالکل تیار کھڑے تھے جانے کے لئے

"اب آ بھی جاؤ باہر کہاں رہ گیا ہے یہ نالائق" شفیق صاحب بالکل تیار کھڑے تھے پہلا جملہ فیضی جبکہ دوسرا اپنا دوپٹہ سہی کرکے لیتی نفیسہ بیگم سے کہا

"آ جاتا ہے واشروم گیا ہے" نفیسہ بیگم نے دوپٹہ نفاست سے سر پر لیتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"ایک تو کام کے وقت اسے حاجت ہو جاتی ہے کام چور کہیں کا۔اب باہر بھی آؤ گے یا اندر ہی ڈیرے جما لیے ہیں" واشروم میں بیٹھے فیضی نے تنگ آ کر دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔

ایک تو دیسی فیملی میں کام کے وقت اگر کوئی واشروم میں چلا جائے تو اسے کام چور کہا جاتا ہے

"ابا واشروم میں تو سکون سے بیٹھنے دیا کریں"

"بس کر دیں آپ بھی بچے ہی بن جاتے ہیں" نفیسہ بیگم کی بات پر انہوں نے ہنکارہ بھرا اور باہر کو چل دیے۔

فیضی اس گھڑی کو کوس رہا تھا جب اس نے شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔شادی شدہ زندگی کا جو نقشہ معیز اور یحییٰ نے کھینچا تھا وہ تو خواب میں بھی شادی نہ کرتا مگر اب ابا کو کون منائے۔یہ شادی اس کے لئے شادی خانہ آبادی نہیں بلکہ شادی خانہ بربادی بننے والی تھی۔وہ لوگ ماہی کے گھر پہنچ چکے تھے مگر وہاں کا منظر دیکھ کر ان کے قدم ساکت ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

اس کے ساتھ کچھ عرصہ رہتے ہی یحییٰ کو اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ نوال ہاشمی کسی چیز سے نہیں ڈرتی۔ وہ اس کی کسی کمزوری کے ملنے کا خواہشمند تھا، مگر وہ کسی شے سے ڈرے تب نا۔۔

آج اتوار تھا اور وہ دونوں سحری کر کے اپنے کمرے میں ہی آ گئے تھے۔ ابھی بھی وہ دونوں روم میں تھے جب نوال کے سائڈ پر کھڑکی میں سے ایک کاکروچ اپنی لمبی مونچھوں سمیت مٹکتا ہوا کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کی مونچھوں کو دیکھ کر ایک دفعہ یحییٰ بھی خوفزدہ ہو گیا۔ نوال کا خوفزدہ ہونا بنتا تھا۔ اسے لگا ابھی وہ چیخ کر، رو کر اس سے مدد مانگے گی اور وہ کچھ منتیں کروانے کے بعد ہی اس کاکروچ کو بھگائے گا۔ مگر جلد ہی اس کے ارمانوں پر ڈھیروں پانی آن پڑا۔ حیرت زدہ سا وہ اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

نوال نے موبائل بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا تو اس کی نظر کاکروچ پر پڑی۔ اس نے نیچے جھک کر اپنا جوتا پکڑا اور سرعت سے کاکروچ کا نشانہ لیا مگر اتنی دیر میں وہ ٹیبل سے چھلانگ لگا کر فرش پر آ گیا۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

یحییٰ جو ٹانگیں نیچے لٹکائے نوال کی چیخ کا منتظر تھا، جھٹ سے ٹانگیں اوپر اٹھا گیا۔نوال نے ہاتھ میں پکڑا ہوا جوتا پوری طاقت سے کاکروچ پر مار دیا۔یحییٰ گردن لمبی کر کے،دوسری طرف کی کاروائی دیکھ رہا تھا۔"پچک" کی آواز پر اس نے بمشکل اپنی ابکائی روکی۔نوال میڈم اس کاکروچ کا قتل کرنے میں کامیاب ہوئی تھیں۔اس کی لاش پر سے اپنا جوتا اٹھا کر نوال نے ایک مطمئن نظر کاکروچ پر ڈالی اور اسی جوتے پر اسے دوسرے جوتے کی مدد سے رکھ کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔وہ واشروم سے ہاتھ دھو کر نکل رہی تھی جب یحییٰ کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"تمہیں ڈر نہیں لگا اس سے؟"وہ حیرت زدہ سا پوچھ رہا تھا

"کس سے؟"نوال نے ناسمجھی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"کاکروچ سے"

"چند انچ کے کاکروچ سے کیا ڈرنا"نوال نے اسی حیرت سے جواب دیا

www.novelsclubb.com

یحییٰ کو یقین ہو چکا تھا کہ اس کی بیوی واقعی ایک بلا ہے۔۔ایک خوبصورت بلا۔۔یحییٰ کے احساسات بدل رہے تھے اس لڑکی کے لئے وہ رامین سے محبت نہیں کرتا تھا بس وہ اسے اچھی لگتی تھی اور زندگی میں پہلی لڑکی تھی جس کو اس نے اس نظر سے دیکھا تھا اور یہی اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی کیونکہ نوال میڈم دن میں ہزار دفعہ اسے اس بات کا طعنہ دیتی تھیں۔اٹھتے بیٹھتے وہ اسے طعنے دیتی تو یحییٰ کو لگتا کہ رامین کو پسند کرنا اور اس بات کی خبر نوال کو لگنا اس کی زندگی کے کسی گناہ کہ سزا ہے۔

نوال بھی میاں جی کی بدلی بدلی ٹون اور آنکھوں میں محبت دیکھ رہی تھی مگر اتنی جلدی وہ بھی پگھلنے والی نہیں تھی

---

www.novelsclubb.com

سامنے ہی کچھ عورتیں سموسے اور چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔ان کے ساتھ ہی دوپٹہ سر پر جمائے ماہی بیٹھی تھی شائید نہیں یقیناً وہ اس کے رشتے والیاں تھیں۔افضل صاحب کے گھر آنے والے وہ مہمان انتہائی غیر متوقع تھے،عالیہ بیگم نے آگے بڑھ کر نفیسہ بیگم کو گلے لگایا۔ماہی ہق دق

www.novelsclubb.com

سی کھڑی کبھی ان عورتوں کو دیکھ رہی تھی جو آج کسی مصیبت کی طرح نازل ہوئی تھیں۔ابا نے اچانک ہی کہا تھا کہ ان کی جاننے والی ماہی کو دیکھنے آرہی ہیں۔دادی کو تو رمضان میں اس ساری سرگرمی سے ویسے ہی چڑ تھی۔اوپر سے انہوں نے آتے ہی سنا دیا کہ ان کا روزہ نہیں ہے دادی کے استفسار پر کھسیانی سی ہنسی ہنس کر شوگر کا بہانہ بنا دیا۔دادی کو تو وہ عورتیں قطعی پسند نہیں آئی تھیں اسی لئے ماتھے پر تیوریاں چڑھائے بیٹھی تھیں جبکہ عالیہ بیگم ان کے آگے گرم گرم دوائی کی ہوئی سموسیاں اور چٹنی سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔

عالیہ بیگم نے انہیں بیٹھنے کا کہا جبکہ وہ خواتین بھی حیرت سے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھیں جو مٹھائی کا ڈبہ اور فروٹ لئے حیران سے کھڑے تھے

"یہ ہمسائے ہیں ہمارے آج افطاری تھی ان کی ہماری طرف" عالیہ بیگم نے بات کو سنبھالتے ہوئے کہا تو انہوں نے سر ہلایا اور پھر باتوں کا وہ دور شروع ہوا جو افطاری تک ختم ہوا۔نجانے اتنی باتیں کہاں سے آگئی تھیں

www.novelsclubb.com

انہیں۔ فیضی لوگ تو ہوں ہاں میں ہی جواب دے رہے تھے۔اور پھر وہ خواتین افطاری کر کے ہی اٹھیں۔

ان کے نکلتے ہی فیضی تن فن کرتا وہاں سے نکلا اس کے پیچھے ہی شفیق صاحب بھی نکلے جبکہ نفیسہ بیگم کو عالیہ بیگم نے روک کر صورتحال کا پوچھا اور حقیقت جاننے پر وہ بھی حیران سی کھڑی تھیں۔

فیضی گھر جانے کی بجائے نجانے کہاں نکل گیا تھا ماہی بار بار اسے فون کر رہی تھی مگر اس نے فون بند کیا ہوا تھا۔اخر تھک کر وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ ابھی اسے بیٹھے کچھ دیر ہی ہوئی تھی جب اس کا فون بجا اس نے بے چینی سے لپک کر فون اٹھایا۔ فیضی کالنگ لکھا دیکھ کر اس نے جھٹ کال پک کی مگر وہ اس کی سنے بغیر اپنی ہی کہے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں جان سکتا ہوں کہ آج کی حرکت کا کیا مقصد تھا" اس نے سرسراتے ہوئے لہجے میں پوچھا

"فیضی میری بات سنو پلیز" اس نے التجائی انداز میں کہا

www.novelsclubb.com

"کیا سنو میں تمہاری بات۔۔ تمہیں پتہ ہے آج مجھے کتنی شرمندگی ہوئی

ہے۔ابا کو کتنی شرمندگی ہوئی ہے۔میں اتنے دنوں سے ابا کو منا رہا ہوں اور

تم۔۔تم نے کیا کیا؟"

"فیضی مجھے کیا پتہ تھا کہ آج چچا آئیں گے تم نے مجھے کبھی اس بارے میں

آگاہ نہیں کیا" وہ بے بسی سے بولی

"واہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر آج بھی مجھے پتہ نہ چلتا تو تم مجھے کبھی آگاہ نہ

کرتی اس رشتہ مہم کے بارے میں۔۔ تم کسی سے بھی شادی کر لیتی "اس

نے تنفر سے کہا

"کیا بولے جا رہے ہو؟ ہوش میں تو ہو؟ مجھ سے قسم لے لو مجھے نہیں پتہ تھا

کہ وہ لوگ آج آئیں گے "اس نے پھر سے التجائی انداز میں کہا مگر فیضی کال

کاٹ چکا تھا۔بے بسی سے وہ آنسو بہانے لگی۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

وہ جب گھر آیا تو ابا توقع کے برعکس برہم ہو رہے تھے۔اس نے سر جھکا کر ان کی ساری باتیں سنیں۔اس کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔وہ پورے 3,4 گھنٹوں بعد گھر آیا تھا۔ماہی سے بات کئے بھی کافی دیر ہو گئی تھی زندگی میں پہلی دفعہ اس نے اسے ڈانٹا تھا یہ ان کی زندگی کی پہلی تلخ کلامی تھی اور اب وہ پچھتا رہا تھا۔کاش وہ اس کی بات سن لیتا۔

"رشتہ لینے چلے گئے نواب صاحب پہلے لڑکی کو تو منا لیتے" ابا ابھی تک بول رہے تھے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں چلا آیا۔اس کے پیچھے ہی نفیسہ بیگم بھی آئیں۔

"فیض دین میں تمہیں بتا رہی ہوں اگر ماہی اس گھر کی بہو نہ بنی تو میں کسی اور کو بھی یہ مقام نہیں دوں گی۔تمہارے ابا کی وجہ سے میں ساری عمر اپنی دوست سے دور رہی ہوں۔اب اور نہیں" نفیسہ بیگم نے گلوگیر لہجے میں کہا

"آپ پریشان نہ ہوں اماں میں کچھ کرتا ہوں۔مگر میری ایک شرط ہے" کچھ یاد آنے پر وہ بولا

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"کونسی "نفیسہ بیگم نے آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا

"آپ مجھے فیض دین نہیں کہا کریں گی "اس نے ذرا خفگی بھرے لاڈ سے کہا

تو نفیسہ بیگم مسکرا کر سر ہلا گئیں

"تم ماہی کو میری بہو بنا دو پھر جو کہو گے کروں گی "

"اوکے ڈن "اس نے مسکرا کر ماں کو گلے لگا لیا۔

نفیسہ بیگم کے جانے کے بعد اس نے اپنا فون نکالا تو آفس کے واٹس ایپ گروپ میں بہت سارے میسجز آئے ہوئے تھے۔اس نے پہلے سٹیٹس دیکھے جہاں ہر اس کے ایک کولیگ نے اپنی تصویر لگا کر نیچے لکھا ہوا تھا کہ شادی شدہ زندگی جنت ہے اور یہی نہیں شادی شدہ زندگی کے فوائد پر پورا پیرا گراف ہی لکھ ڈالا تھا۔ شائید آج اس کی بیوی کا موڈ ٹھیک تھا اسی لیے اس کا موڈ بھی ٹھیک تھا۔ ورنہ یہ وہی کولیگ تھا جس نے شادی شدہ زندگی کا بھیانک نقشہ کھینچا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شادی شدہ مردوں سے کبھی بھی مشورہ نہیں لینا چاہئے۔ان کا مشورہ ان کے موڈ پر منحصر ہوتا ہے اور ان کا موڈ ان کی بیوی کے موڈ پر منحصر ہوتا ہے۔اگر ان کی بیوی کا موڈ خراب ہے تو سمجھیں کہ ان کا دیا گیا مشورہ آپ کی زندگی برباد کر سکتا ہے۔" فیضی نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے سوچا

پھر گروپ کی طرف آیا جو صرف ورکرز کا تھا وہاں پر بھی بہت بحث ہو رہی تھی کیونکہ معیز نے عید ملن پارٹی عید کے تیسرے روز رکھی تھی اپنی طرف سے۔ایک ورکر نے اس پر حیرت کا اظہار کیا تھا جبکہ دوسرے نے کہا تھا کہ "لگتا ہے زہرہ میڈم نے سر سے آج برتن نہیں دھلوائے اسی لئے سر اتنی فیاضی دکھا رہے ہیں" جبکہ دوسرے ورکر نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ زہرہ میڈم جاب چھوڑ چکی ہیں شاید اس خوشی میں مل رہی ہے پارٹی۔۔اس نے بے دلی سے موبائل رکھ دیا۔ان لوگوں کی باتوں میں آکر اس نے اپنی زندگی برباد کر لی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نوال بات سنو" وہ کمرے سے باہر جا رہی تھی جب اسے یحییٰ نے آواز دی۔اس کی آواز میں ایسا کچھ تھا کہ وہ ٹھٹک کر رک گئی

"بولو" اس کے لہجے کی گھمبیرتا پر اپنی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کو سنبھال کر وہ تڑخ کر بولی

"بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے" اس نے نرمی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھا دیا" اس کے ہاتھ کی حرارت نوال نے اپنے بازو پر محسوس کی۔ نا محسوس انداز میں وہ اپنا بازو اس کی قید سے آزاد کروا چکی تھی۔ مگر حیران تو وہ یحییٰ کو اپنے قدموں میں بیٹھے دیکھ کر ہوئی تھی۔

"میں نہیں جانتا محبت کیا ہے؟ کیسا جذبہ ہے؟ مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ عزت اور بھروسہ اس احساس کے ستون ہیں۔ان دونوں کے بغیر اس جذبے کا وجود ناممکن ہے۔میں تمہاری عزت کرتا ہوں، تمہارا یقین کرتا ہوں۔۔اگر ابھی بھی تمہیں لگتا ہے کہ میں تم سے محبت نہیں کرتا تو تم ہی بتاؤ کہ میں کیا کروں؟

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، سارا رمضان تم نے میرا دل دکھایاہےاوراب تمہیں اپنی بخشش کی فکرلاحق ہوئی توتم مجھ سے معافی مانگنے آگئے کسی سستی فلم کے سستے ڈائلاگ رٹ کر،اتنے روکھے پھیکے انداز میں"اب اگراونٹ پہاڑ کے نیچے آیاہی تھاتووہ اتنی آسانی سے توماننے والی نہیں تھی۔

"خداکومانولڑکی سارارمضان تم نے مجھے تنگ کیاہے ناکہ میں نے تمہیں،اورشادی کی رات میں نے جو بھی کہااس کی معافی مانگتاہوں، مگر جب جب میں نے تم سے کچھ کہاہے اس کاجواب دس گنازیادہ ہی دیاہے تم نے"اس کے الزام پرتووہ تڑپ ہی اٹھااورساتھ ہی اس کے ظلم بھی اسے یاد کروائے

"دیکھادیکھا۔۔یہ یہ یقین کرتے ہوتم مجھ پر۔۔اگرمیں نے کہاکہ تم نے سارارمضان میرادل دکھایاہےتواس کامطلب ہے کہ تم نے دکھایاہے"

بازولمباکرکے لڑتی وہ سیدھی اس کے دل کے تارچھیڑرہی تھی۔اس کے اندازِبیان اورالفاظ پروہ مسکرادیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چلو بندہ یہ الزام بھی دل و جان گردے پھیپھڑوں سے قبول کرتا ہے اور کچھ۔۔اب بتاؤ اپنی محبت کا یقین کروانے کے لیے اور کونسا امتحان دوں؟" وہ دل پر ہاتھ رکھتا سر جھکا کر پوچھنے لگا تو نوال نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

"میرے جہیز کے سیٹ میں سے جو تم نے مگ توڑا تھا اس کو ریپئر کردو میں مان جاؤں گی کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو" اپنے ناخنوں پر پھونک مارتے ہوئے لٹھ مار لہجے میں بولی

"اوکے ڈن ایک مگ کیا میں پورا سیٹ لادوں گا وہ بھی سیم" یحییٰ کی باچھیں اس کی شرط سن کر کھل چکی تھیں، مگر اس کے ارمانوں پر جلد ہی اوس پڑ گئی

"ایک منٹ ایک منٹ،، جو سیٹ تم لاؤ گے وہ میرے جہیز کا تو نہیں ہوگا نا" اس کی بات نے یحییٰ کے ہاتھوں کے طوطے اڑا دیئے

"یہ تو ناممکن سی بات ہے یار" وہ غمگیں سا بولا تو نوال نے کندھے اچکا دئے اور کمرے سے نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

عید کا چاند نظر آچکا تھا اور اب ہر طرف گہما گہمی تھی۔خواتین کو صبح کے کھانے کی فکر لاحق ہو گئی تھی اور لڑکیوں کو اپنی مہندی کی فکر ہو رہی تھی۔گو ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا۔اس خوشیوں کے موقعے پر ایک وہ تھی جو اداس بیٹھی تھی۔اسے نہ عید کی خوشی تھی اور نہ ہی کسی تیاری کا شوق۔۔اسے لگا اس نے فیضی کو لاہور بھیج کر غلطی کر دی۔اگر وہ اسے لاہور نہ بھیجتی تو آج ان دونوں میں اتنی دوریاں نہ ہوتیں۔۔شائید۔۔

وہ اپنے باپ سے ضد بھی کر لیتی لیکن جس کے لئے ضد کرتی اسے اب اس میں دلچسپی نہ رہی تھی۔اپنے کمرے میں اندھیرا کئے وہ گھٹنوں کے گرد بازو باندھے چہرہ گھٹنوں پر ٹکائے اداس مورت بنی بیٹھی تھی۔نجانے فیضی کو کیا ہو گیا تھا؟؟وہ اس سے اتنا دور کیوں ہو گیا تھا؟؟وہ دونوں بچپن سے اکٹھے تھے۔انہیں کبھی کسے تیسرے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔وہ کبھی بھی ایک دوسرے سے ناراض نہیں ہوئے تھے،ہوتے بھی تو بہت جلدی ایک دوسرے کو منا لیتے۔مگر اب۔۔۔اب شاید ناراضگی نہیں بے زاری

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

تھی۔اور بے زاروں کو کیسے منایا جائے؟یہ فار مولا ابھی تک ماہی کے پاس نہیں تھا۔ فیضی اس سے بے زار ہو چکا تھا اور اس سے زیادہ کیا تکلیف دہ ہو سکتا تھا اس کے لیے۔۔

ان سب سوچوں میں وہ ڈوبی قدسیہ بیگم کی آمد سے بے خبر تھی۔قدسیہ بیگم نے ایک نظر اپنی عزیز از جان پوتی کو دیکھا۔ہر سال عید پر وہ سب سے زیادہ خوش ہوتی تھی۔

"ماہی"زندگی میں پہلی دفعہ انہوں نے اسے ماہی کہا تھا مگر وہ ہنوز اپنی سوچوں میں گم تھی۔قدسیہ بیگم کے دل کو کچھ ہوا

"ماہی"اب کی بار انہوں نے اسے ذرا جھنجھوڑ کر بلایا تو وہ خالی نگاہوں سے ان کی طرف دیکھنے لگی قدسیہ بیگم نے بے ساختہ اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"مہندی کیوں نہیں لگوا رہی تم؟عید کا چاند نظر آ گیا ہے۔مجھے مبارک دینے بھی نہیں آئی تم؟"انہوں نے ذرا لاڈ سے شکوہ کیا تو ماہی کو احساس ہوا کہ وہ

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

فیضی کی سوچوں میں اپنوں کو بھلا چکی ہے۔ سر جھٹک کر وہ دادی کے قریب ہوئی اور ان کے ہاتھ تھام کر چوم لئے

"ائم سوری دادی۔ میں بس آنے ہی والی تھی".

"اچھا سوری کو چھوڑو جاؤ مہندی لگوا آؤ" ان کے محلے میں ہی ایک پارلر تھا جہاں سے محلے کی تقریباً ساری لڑکیاں مہندی لگواتی تھیں۔ دادی بھی اسے وہاں جانے کا کہہ رہی تھیں

"نہیں دادی میرا دل نہیں کر رہا" اس نے بے زاری سے کہا

عید کی خوشیاں تو دل کی خوشیوں سے وابستہ ہوتی ہیں، اگر دل ہی خوش نہ ہو تو عید کا دن بھی معمول کا دن ہوتا ہے اور اگر دل خوش ہو تو ہر دن عید ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیوں نہیں کر رہا بھئی دل۔ میں تو سوچ رہی تھی کہ تمہارے بہانے میں بھی جا کر لگوا لوں گی مگر تم تو خود ہی نہیں جا رہی" بات کرتے کرتے وہ اٹھ

www.novelsclubb.com

کراس کے ڈریسنگ ٹیبل تک گئیں اور وہاں سے مہندی اٹھا کر اس کے پاس آ گئیں

"لاؤ آج اپنی بیٹی کے میں خود مہندی لگاتی ہوں" اس کی شفاف گوری ہتھیلی پکڑ کر انہوں نے اپنے سامنے کی۔

"رہنے دیں دادی ہم پارلر چلتے ہیں آپ بھی لگوائیے گا مہندی" اس نے ہاتھ کھینچنا چاہا تو دادی نے اپنی گرفت مضبوط کی اور اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ایک گول ٹکی بنا دی۔اس کے بعد انہوں نے اس کی پوروں پر مہندی لگائی۔دونوں ہاتھوں پر ایک جیسا ڈیزائن بنائے انہوں نے سر اٹھایا تو وہ اپنی ہتھیلیوں کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔قدسیہ بیگم نے مہندی کے سامنے ہن لگا کر اسے ٹیبل پر رکھ دیا۔ماہی ان کی محبت پر ان کے گلے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

ماں کے پیار سے زیادہ ماں باپ کے ماں باپ کا پیار اچھا لگتا ہے۔جو لاڈ ماں باپ نہیں اٹھاتے وہ لاڈ ان کے ماں باپ ہنسی خوشی اٹھاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"چلواب دھیان رکھنا خراب نہ ہو جائے اور سو جاؤ" اس کا سر چومتی وہ اٹھیں اور کمرے سے نکل گئیں۔

ماہی نے سر بیڈ کراؤن سے لگا کر آنکھیں موند لیں فلحال وہ ان سب چیزوں سے فرار چاہتی تھی۔

اس کے کمرے سے نکلتے قدسیہ بیگم نے مضبوط ارادہ باندھتے شفیق صاحب کے گھر کا رخ کیا۔اپنی پوتی کی خوشیوں کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتی تھیں۔نفیسہ بیگم نے انہیں گھر میں داخل ہوتے دیکھ حیرانگی سے فیضی کو دیکھا اور پھر نہایت خوشی سے آگے بڑھ کر ان کا بازو تھام لیا۔قدسیہ بیگم نے اس کے سر پر پیار دیا اور نہایت سنجیدہ لہجے میں شفیق کے بارے میں استفسار کیا

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"آئیں اماں بیٹھیں شفیق ادھر ہی ہیں۔۔لیں آ گئے۔۔ شفیق اماں آپ سے ملنے آئی ہیں" آدھا جملہ اماں سے کہتی وہ شفیق صاحب سے مخاطب ہوئیں جو کمرے سے آئے تھے۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے شفیق میاں" دادی کے اتنے سنجیدہ لہجے پر نفیسہ بیگم بھی پریشان ہو گئیں

"آپ بیٹھیں۔نفیسہ اماں کے لئے کچھ لے کر آئیں" انہوں نے نفیسہ بیگم کو کہا مگر اماں نے اشارے سے روک دیا

"مجھے بس اتنا بتادو کہ میری پوتی کو کس چیز کی سزا دے رہے ہو؟ ہمارے گھر میں رونق اس کے دم سے ہے۔اور آج عید کے دن موت کا سا سناٹا ہے۔اور اس کے زمہ دار صرف تم ہو۔کیوں تم دونوں اپنی انا کی وجہ سے ان دو بچوں کی زندگی برباد کر رہے ہو۔۔میں نے اپنی پوتی کو ساری عمر کبھی روتے نہیں دیکھا اور اب تمہاری وجہ سے وہ کئی دنوں سے رو رہی ہے۔۔مجھے بس اتنا بتادو کہ اسے یہ سزا کیوں دے رہے ہو" وہ بولنے پر آئیں تو بولتی ہی چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

"اماں یہ بات آپ مجھ سے کہنے کی بجائے اپنے بیٹے سے کہیں۔میں تو ہر چیز بھلا کر گیا تھا اس کے در پر مگر اس نے کیا کیا؟" شفیق صاحب نے انہیں افضل صاحب کے رویے کا احساس دلایا

"تم اسے چھوڑو۔اس کی طرف سے میں معافی مانگتی ہوں۔میں خود اپنی پوتی کا رشتہ لیکر آئی ہوں تمہارے در پر۔میری پوتی کی خوشیاں میری جھولی میں ڈال دو" بولتے ہوئے ان کی آواز رندھ گئی

"معاف کرئے گا اماں۔۔میں مجبور ہوں" شفیق صاحب نے اٹل لہجے میں کہا۔نفیسہ بیگم نے حیرت سے شوہر کو دیکھا۔کمرے کی کھڑکی میں کھڑے فیضی نے باپ کے فیصلے پر تلخی سے سر جھٹکا۔

"محبتیں تو ہوتی ہی لاحاصل ہیں"

www.novelsclubb.com

"کس کے ہاتھوں۔۔اپنی انا کے ہاتھوں؟" قدسیہ بیگم چند پل ان کا چہرہ دیکھتی رہیں پھر تلخ لہجے میں بولیں۔مگر شفیق صاحب کی مسلسل خاموشی پر

www.novelsclubb.com

اپنی کھونڈی اٹھاتی اٹھ کھڑی ہوئیں۔نفیسہ بیگم نے لاکھ کوشش کی روکنے کی مگر وہ نہ رکیں۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کے نتھنوں سے گلاب کی خوشبو ٹکرائی۔اس نے آنکھیں موند کر لمبی سانس لیکن اس خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔آنکھیں کھولیں تو سامنے بیڈ پر گلاب کے پھولوں کا ایک ڈھیر سا لگا ہوا تھا۔وہ جانتی تھی یہ ڈھیر جس نے لگایا ہے۔لبد با کر وہ آگے بڑھی۔اس کے دونوں بازو کہنیوں تک مہندی سے مزین تھے۔بیڈ کے پاس پہنچ کر اس نے غور سے دیکھا تو وہاں ایک چاکلیٹ کے پیکٹ کے ساتھ جامنی ربن کے ساتھ ایک ایک گلاب کا پھول باندھا گیا تھا۔تعداد وہ فلحال نہیں جانتی تھی مگر وہ کافی تھے۔اور ساتھ ہی ایک باکس پڑا ہوا تھا۔نوال نے اس باکس کو سرے سے نظرانداز کیا۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"رمضان کے ہر دن کے حساب سے یہ تیس چاکلیٹ اور پھول ہیں اس ناچیز کی معافی قبول کریں عالی جاہ" اپنے عقب سے یحییٰ کی آواز سن کر وہ پلٹی تو وہ معصومیت چہرے پر سجائے اس کو ہی دیکھ رہا تھا

"تم شاید بھول گئے ہو ہماری شادی رمضان سے 2 ہفتے پہلے ہوئی تھی اس حساب سے تمہاری چاکلیٹ کم ہیں اور معافی کی شرط میں نے کچھ اور رکھی تھی" نوال نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا

"تو مطلب تم مجھے معاف نہیں کرو گی؟" یحییٰ کے لہجے میں نجانے کیا تھا

نوال نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا مگر جواب دیئے بغیر واشروم میں چلی گئی۔

یحییٰ نے بے چینی سے اس کی پشت کو دیکھا

www.novelsclubb.com

رات وہ اسی طرح سو گئی تھی صبح اٹھ کر اس نے خشک ہوئی مہندی کو دیکھا اور اسے دھونے چلی گئی۔ مہندی دھو کر اس نے ایک نظر اپنے ہاتھوں کو

www.novelsclubb.com

دیکھا۔اس کی ہتھیلیوں پر بہت گہرا رنگ آیا تھا۔انگلیوں کی پوروں پر ایسا لگتا جیسے خون ڈبوئی ہوں۔مہندی اسے شروع سے ہی بہت پسند تھی۔اب بھی مہندی کا اتنا گہرا رنگ دیکھ کر وہ دلکشی سے مسکرا دی۔

جلدی جلدی فجر کی نماز پڑھی اور دادی کے کمرے میں چلی آئی۔دادی بھی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

"عید مبارک دادی" قدسیہ بیگم کے گلے لگاتے اس نے مبارک دی تو انہوں نے اس کی پیشانی چوم لی۔جو پریشانی کل اس کی نظروں میں تھی وہ آج قدسیہ بیگم کی نظروں سے جھلک رہی تھی۔

"لائیں آپ کے مہندی لگاؤں۔کچھ ہی دیر میں دھولیجئے گا۔اتنی دیر میں بھی رنگ گہرا آجائے گا" دادی کے نہ نہ کرنے کے باوجود اس نے اپنے جیسے گول ٹکی دادی کی جھریوں زدہ ہاتھ کی ہتھیلی پر بھی بنادی۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

"میں اماں کو دیکھ کر آتی ہوں" مہندی لگا کر وہ باہر کو بھاگی۔ قدسیہ بیگم نے پریشانی سے اپنی پوتی کی پشت کو دیکھا۔ چند دن پہلے وہ کتنی خوش تھی۔ چہکتی پھرتی تھی اور اب۔۔۔

"ماہی تم کپڑے کیوں نہیں پہن رہی؟" دادی کے ذرا سخت لہجے میں پوچھنے پر اس نے لب دانتوں تلے دبائے

"ادھر آؤ۔۔ عید کے دن کو کسی بھی وجہ سے اداسی میں نہیں گزارتے بیٹا۔ یہ خوشیوں کا دن ہوتا ہے اسے خوشیوں سے ہی گزارا جاتا ہے۔ عید پر نئے کپڑے پہننا سنت ہے۔ جاؤ اور کپڑے پہنو" دادی کے سمجھانے پر وہ سر ہلاتی کپڑے بدلنے چلی گئی۔ صبح سے عالیہ بیگم اسے کئی مرتبہ کہہ چکی تھیں مگر وہ ہر بار ٹال مٹول کر رہی تھی۔

میرون رنگ کا کلیوں والا گھیر دار فراک جس کے بازو چوڑیوں والے تھے اس کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنے پیروں میں گولڈن کھسہ، کلائیوں میں

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

بھر بھر کر میرون چوڑیاں پہنے وہ نہایت خوبصورت لگ رہی تھی۔قدسیہ بیگم نے بے ساختہ اس کی نظر اتاری۔اس کو اپنے پاس بٹھا کر اس کے بالوں کی مانگ نکال کر ان کا ہلکا پھلکا سا سٹائل بنا دیا۔کانوں میں چھوٹی چھوٹی جھمکیاں جو کہ قدسیہ بیگم نے ہی اسے دی تھیں۔وہ ذرا سی اپنی کلائیوں کو جنبش دیتی تو چوڑیوں کی کھنک ارد گرد بکھر جاتی۔بال بنوانے کے بعد اس نے آنکھوں میں کاجل ڈالا اور لپ اسٹک لگائی۔

اور دادی کو لیکر باہر لاونج میں چلی آئی۔افضل صاحب نے اپنی بیٹی کو دیکھ کر بے ساختہ ماشاءاللہ کہا اور جیب سے نوٹ نکال کر اسے عیدی دی۔ماہی نے مسکرا کر اپنے باپ کو گلے لگایا اور ان سے عیدی لی۔وہ لوگ اپنی خوشیوں میں مگن تھے جب باہر دروازے پر دستک ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ساری رات اس نے پریشانی اور اضطراب میں گزاری تھی۔صبح بھی اس کے اٹھنے سے پہلے ہی نوال کمرے سے غائب تھی۔اس کے تیار ہونے تک وہ اس کے سامنے نہیں آئی تھی وہ طالب صاحب کے ساتھ عید کی نماز ادا

www.novelsclubb.com

کرنے چلا گیا۔واپسی پر وہ اپنے کمرے میں آ رہا تھا جب سیڑھیوں پر اسے وہ پری پیکر کھڑی نظر آئی۔

اس کے لائے ہوئے پٹھانی طرز کے ملٹی کلر کے جوڑے میں جس پر شیشوں کا کام ہوا تھا۔ماتھا پٹی لگائے، مناسب میک اپ کئے وہ سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی۔وہ بنا پلک جھپکے اسے دیکھے گیا جب اس کی آواز نے سحر توڑا

"اوہ مارا کون ہو تم؟ام تم کو نہیں جانتا۔امارا رستہ چھوڑو۔ام کو نیچے جانا ہے" خالص پٹھانی لہجے میں بولتی وہ اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"اگر نہ چھوڑوں تو؟" کہنے کے ساتھ ہی وہ دو قدم اس کی طرف چڑھ آیا اور اس کی طرف جھک کر پوچھا

نوال نے ایک نظر ارد گرد دیکھا پھر جھک کر سرگوشی میں بولی

"بھولو مت مارا۔ام تمارا ایک ایک ہڈی توڑنے کا طاقت رکھتا ہے،اور ام توڑ بھی سکتا ہے،اور امیں یہ کرتے مزا بھی بہت آئے گا" اس نے ہاتھ کا مکہ بنا کر

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

اس کی گال پہ آہستہ سے مارتے ہوئے کہا۔اس کے انداز پر یحییٰ نے دل پر ہاتھ رکھا

"تمھیں ہی تو اجازت ہے ہڈیاں توڑنے کی میڈم "اس نے دلبرانہ انداز میں کہا

"بس بس اس سے پہلے کہ میں واقعی تمہیں لنگڑا کردوں ہٹ جاؤ"نوال نے مسکراہٹ دبا کر کہا

"جو حکم سرکار"یحییٰ نے دل پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر کہا

وہ کھلکھلا کر اس کے پاس سے گزر گئی۔یحییٰ کو زندگی ایک دم ست رنگی لگنے لگی۔ہر طرف رنگ ہی رنگ۔خوشیاں ہی خوشیاں۔۔

www.novelsclubb.com

افضل صاحب نے حیرت سے شفیق صاحب،نفیسہ بیگم اور فیضی کے ہمراہ ایک مولوی کو دروازے پہ کھڑے دیکھا۔شفیق صاحب نے آگے بڑھ کر افضل صاحب کو گلے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"عید مبارک "شفیق صاحب نے مسکرا کر کہا تو افضل صاحب نے بھی مسکرا کر انہیں اندر آنے دیا۔

"میں آپ کا اور اپنی بیٹی کا گناہگار ہوں۔مجھے معاف کر دیں۔بیٹیاں تو سانجھی ہوتی ہیں اور میں اپنی بیٹی کے آنسوں کی وجہ بنا۔میں آج اپنی بیٹی آپ سے مانگنے آیا ہوں۔مجھے خالی ہاتھ مت لوٹایئے گا"شفیق صاحب نے بیٹھتے ہی قدسیہ بیگم کے ہاتھ تھام کر کہا

قدسیہ بیگم نے مسکرا کر اپنی پوتی کو دیکھا اور مسکرا کر رضامندی دی۔

نکاح ہو چکا تھا اور ماہی ابھی تک حیران سی اس بات حقیقت کو تسلیم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

فیضی نے ایک نظر اس کی گود میں دھرے اس کے سفید ہاتھوں کو دیکھا جن پر گہرے رنگ کی مہندی بہت دلکش لگ رہی تھی۔

چاروں طرف قہقہے گونج رہے تھے۔ان دونوں نے اپنی انا کو بھول کر اپنے بچوں کی خوشیوں کو ترجیح دی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دنوں بعد رخصتی بھی ہو چکی تھی۔ فیضی نے نہایت مشکل سے ماہی کو منایا تھا۔افضل صاحب اور شفیق صاحب نے اپنی دکان ختم کر کے مین روڈ پر ایک بڑا اسٹور کھول لیا تھا۔

"فیضی میں کچھ سوچ رہی تھی" چائے کا کپ اسے پکڑاتے اس کے ساتھ چھت پر لگے جھولے پر بیٹھتے ماہی نے کہا تو فیضی ہمہ تن گوش ہوا

"جی جی فرمایئے "اس نے چائے کا کپ پکڑتے اسے کہا

"مجھے ایک جاب کی آفر ہوئی ہے وہ بھی لاہور میں ہی، میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نا میں انہیں ہاں کردوں پھر تمہارے ساتھ ہی لاہور چلوں گی۔ ہم دنوں مل کر رہیں گے اور مل کر ہی جاب پر جایا کریں گے" وہ تو مزے سے اسے مستقبل کا نقشہ کھینچ کر دکھا رہی تھی

جبکہ وہ خود کو معیز کی جگہ رکھ کر سوچ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کدھر کھو گئے؟ کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے؟" اسے مسلسل اپنی طرف دیکھتا پا کر ماہی نے پوچھا تو وہ تھوک نگل کر مسکرا دیا

"نہیں نہیں اعتراض کیوں ہو گا بھلا۔ میں کوئی روائتی مرد تھوڑی ہوں جو تمہیں روکوں گا" اس نے صبر کے گھونٹ بھرتے ہوئے کہا اور خود جس برتن دھونے اور پوچھا لگانے کے لیے تیار کرنے لگا۔ ماہی نے مسکرا کر اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا۔

ختم شد

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com